سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ أَرْبَعٌ وَّسِتُّونَ آيَةً وَّتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ
اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾
اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ
بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ
عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾
اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ
مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا
زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ
يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ
ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً
اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ
اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ
اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ
كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾
وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ
شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ

سُورۂ نور مدنی ہے اور اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
یہ (ایک) سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا اور اس (کے احکام)
کو فرض کر دیا اور اس میں واضح المطالب آیتیں نازل کیں تاکہ تم یاد رکھو ﴿۱﴾
بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب
اُن کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو
سو دُرّے مارو۔ اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو
تو شرع خدا (کے حکم) میں تمہیں اُن پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور چاہیے
کہ اُنکی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو ﴿۲﴾
بدکار مرد تو بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا اور
بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح
میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا)
مومنوں پر حرام ہے ﴿۳﴾
اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں
اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو اُن کو اسّی دُرّے مارو
اور کبھی اُن کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی
بدکردار ہیں ﴿۴﴾
ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار
لیں تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵﴾
اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور
خود اُن کے سوا اُن کے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک کی شہادت
یہ ہے کہ پہلے تو چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بے شک
وہ سچا ہے ﴿۶﴾
اور پانچویں (بار) یہ (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اُس پر
خدا کی لعنت ﴿۷﴾
اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے کہ وہ پہلے چار بار
خدا کی قسم کھائے کہ بے شک یہ جھوٹا ہے ﴿۸﴾
اور پانچویں (دفعہ) یوں (کہے) کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر

LIGHT

Revealed at Al-Madinah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. (Here is) a Sûrah which We have revealed and enjoined, and wherein We have revealed plain tokens, that haply ye may take heed.

2. The adulterer and the adulteress, scourge ye each one of them (with) a hundred stripes. And let not pity for the twain withhold you from obedience to Allah, if ye believe in Allah and the Last Day. And let a party of believers witness their punishment.

3. The adulterer shall not marry save an adulteress or an idolatress, and the adulteress none shall marry save an adulterer or an idolater. All that is forbidden unto believers.

4. And those who accuse honourable women but bring not four witnesses, scourge them (with) eighty stripes and never (afterward) accept their testimony—They indeed are evildoers—

5. Save those who afterward repent and make amends. (For such) lo! Allah is Forgiving, Merciful.

6. As for those who accuse their wives but have no witnesses except themselves; let the testimony of one of them be four testimon es, (swearing) by Allah that he is of those who speak the truth.

7. And yet a fifth invoking the curse of Allah on him if he is of those who lie.

8. And it shall avert the punishment from her if she bear witness before Allah four times that the thing he saith is indeed false,

9. And a fifth (time) that the wrath of Allah be upon her if

كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ
اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ ع

خدا کا غضب (نازل ہو) ﴿٩﴾
اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی مہربانی نہ ہوتی (تو بہت سی خرابیاں
پیدا ہو جاتیں مگر وہ صاحب کرم ہے) اور یہ کہ خدا توبہ قبول کرنیوالا اور حکیم ہے ﴿١٠﴾

he speaketh truth.
10. And had it not been for the grace of Allah and His mercy unto you, and that Allah is Clement, Wise, (ye had been undone).

اسرار و معارف

سورۃ النور

سورہ نور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور شرمگاہوں کی حفاظت نیز عفت و پاکدامنی کا ذکر جب چلا تو اس کے خلاف کرنے پر اسلام نے سزا مقرر فرمادی۔ اسلام نے بھی قاضی اور جج کے لیے موقع کی مناسبت شہادت اور قرائن یا اقبال و انکار جرم وغیرہا چیزوں پر غور کر کے انسداد جرائم کے لیے سزا تجویز کرنے کا موقع رکھا ہے کہ سزا سے مراد معاشرہ کی اصلاح اور خود مجرم کی اصلاح بھی ہے اور قاضی کی تجویز کردہ سزا کو اصطلاح میں تعزیر کہا جاتا ہے مگر چار باتوں پہ جج کو سزا میں کمی بیشی کا اختیار نہیں صرف شہادت لے کر واقعہ کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ دے گا سزا اللہ نے خود مقرر کردی ہے۔ ان چار امور پر مقرر کردہ سزائیں حدود کہلاتی ہیں اور جن چار جرائم پہ حد جاری ہوتی ہے وہ یہ ہیں۔ چوری[۱]۔ پاک دامن خاتون[۲] پر تہمت لگانا۔ شراب[۳] پینا اور زنا[۴]۔ یہ چاروں جرائم اس قدر گھناؤنے ہیں کہ جس معاشرے میں پائے جائیں اس کا امن بھی تباہ ہو جاتا ہے اور دُنیا کے اعتبار سے بھی کبھی نہیں پھولتا پھلتا اور دین بھی برباد ہو جاتا ہے کہ اللہ کی عظمت سے یقین اُٹھ جاتا ہے۔ خصوصاً شراب نوشی اور زنا کے اثرات کو مغرب کی دنیا میں دیکھا جائے تو عبرت کا بہت بڑا سامان ہے کہ وہاں نہ کوئی رشتہ محفوظ ہے اور نہ نسب کی کوئی قدر نہ عزت و شرافت بچتی ہے اور نہ حیا کا کوئی تصور ابنِ آدم جانوروں کیا خنزیروں سے بدتر زندگی گذار رہا ہے اور دینی و دُنیاوی رشتے تباہ ہو چکے ہیں۔ بھلا جس معاشرے میں شرم و حیا ناپید عزت و ناموس عنقا رشتوں کا تقدس ختم ہو چکا ہو اسے کس خوبی کی بنا پر انسانی معاشرہ کہا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دنیا پہ انہوں نے ظاہراً رعب بنا رکھا ہے مگر

اندر سے بہت کمزور اور کھوکھلے ہیں۔ امریکہ ساری طاقت لگانے کے باوجود ویت نام سے مار کھا کر لوٹا۔ روس افغانستان پر چڑھ دوڑا مگر مجاہدین کے مقابلہ میں تباہ ہوگیا۔ چالیس مغربی ممالک نے مل کر عراق پر حملہ کیا مگر اس کا اتنا نقصان نہ ہوا جتنے نقصان کا سامنا امریکہ، برطانیہ اور فرانس وغیرہ کو کرنا پڑا۔ یہ محض بڑھکیں لگا کر اور دھوکہ دے کر دنیا پر رعب جمائے ہوئے ہیں۔ اے کاش مسلمان بیدار ہو اور اللہ کا نام لے کر جہاد کی طرف بڑھے تو انہیں اپنی حیثیت یاد آجائے۔ یہ شراب اور زنا کے مارے ہوئے معاشرے اللہ کی زمین پر بوجھ ہیں تو اسلام نے ان خطرات کا پوری طرح سدِ باب کیا ہے یہاں زنا پر مقرر کردہ سزا کا بیان ہے لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ سورت ہم نے نازل کی ہے اور اس کے معانی و مفاہیم ہم نے مقرر فرمائے ہیں جن کا ماننا اور ان پر عمل کرنا تم سب مسلمانوں پر لازم ہے نیز اس میں بڑی واضح دلیلیں اور کھری باتیں ارشاد کی گئی ہیں تاکہ تم ان کو یاد رکھو اور ان سے نصیحت حاصل کرو۔

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کے لیے حکم یہ ہے کہ انہیں سوسو کوڑے مارے جائیں نیز جرائم پر سزا دینے کے معاملے میں تم میں سے کوئی بھی نرمی اختیار نہ کرے کہ یہ اللہ کا دین ہے محض کسی سیاسی حکومت کا قانون نہیں یعنی یہ صرف حکم کی تعمیل ہی نہیں اللہ کی رضا کا سبب بھی ہے اور یقیناً اس پہلو سے تو وہی نظر کرے گا جسے اللہ کے ساتھ اور روزِ آخرت کے ساتھ ایمان نصیب ہوگا مزید یہ کہ یہ سزا سرِعام دی جائے اور عامۃ المسلمین اس کو دیکھیں کہ معاشرہ اس سے عبرت حاصل کرے اور ایسا قبیح فعل کرنے والوں کی سزا میں رسوائی کا اضافہ بھی ہو۔ صحیح حدیث اور عمل نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے کہ یہ سزا کنوارے مرد اور غیر شادی شدہ عورت کے لیے مخصوص ہے اور شادی شدہ عورت یا مرد اگر زنا کے مرتکب ہوں گے اور وہ ان پر ثابت ہو جائے تو انہیں سرِعام سنگسار کیا جائے گا۔" سنگسار کرنا پتھر برسا کر ہلاک کرنے کو کہا جاتا ہے"۔ حقیقتاً زنا کی سزا میں بھی تدریج ہے یعنی شروع میں اس سے نرم سزا رکھی گئی پھر بتدریج سخت کر دی گئی کہ پہلے سورہ نساء میں گذر چکا کہ اگر عورت پر چار گواہوں سے یہ جرم ثابت ہو جائے کہ تو اسے گھر میں قید رکھا جائے اور مرد کو ایذا دی جائے تا آنکہ اللہ کوئی راستہ پیدا کر دیں یا انہیں موت آجائے اب وہ راستہ اس آیت میں بتلا دیا گیا کہ سوسو کوڑے سرِعام مارے جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سزا غیر شادی شدہ کے لیے ہے قرآن اور حدیث دونوں وحی الٰہی ہیں اور صحابہؓ کے لیے دونوں ہیں

کوئی فرق نہ تھا۔ اسی زبانِ مبارک نے انہیں قرآن بھی سنایا جس سے انہوں نے حدیث سُنی لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ رجم اور سنگسار کا تذکرہ قرآن میں نہیں لہٰذا یہ سزا ہی مناسب نہیں۔ ایسا کہنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔

جو حدیث رسول کو اہم اور قابلِ عمل نہ سمجھتا ہو تو کیا اسے قرآن کسی اور ذریعے سے ملا ہے لہٰذا یہ قانون ہے کہ اگر کنوارے مرد و عورت پر یہ جرم ثابت ہو تو سرِ عام انہیں کوڑے مارے جائیں گے۔ اس کے ساتھ جج کی صوابدید پر ہے کہ ضروری سمجھے کہ مرد کو ایک سال جلا وطن بھی کر سکتا ہے اور اگر شادی شدہ عورت اور مرد اس جرم میں ملوث ہوں تو انہیں سنگسار کیا جائے گا۔ یہ نہ صرف نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثابت ہے بلکہ یہ سزا آپ نے جاری فرمائی حتیٰ کہ ایک کنوارے لڑکے کو سو کوڑے مارے گئے اور شادی شدہ خاتون کو سنگسار کیا گیا۔ یہی سزا خلافت راشدہ اور بعد کی اسلامی حکومتوں میں جاری کی گئی تفصیل کے لیے احادیث و فقہ کی کُتب دیکھی جائیں یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

ہاں جن جرائم پر سخت سزا دی گئی ہے اور انہیں معاشرے کے لیے سخت نقصان دہ قرار دے کر اس کے سدِباب کا اہتمام کیا گیا ہے وہاں ان پر ثبوت کے لیے شہادت بھی سخت رکھی گئی ہے اگر شہادت میں ذرا کمی رہ گئی یا شبہ پیدا ہوا تو حد جاری نہ ہوگی جج کی صوابدید پر تعزیری سزا دی جائے گی نیز شہادت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے مگر سنگسار کرنے کے لیے چار مردوں کی عینی شہادت ضروری ہے اور وہ بھی ایسی کہ جس شہادت سے زنا ثابت ہو ورنہ محض برہنہ پایا جانا اور کسی غیر شرعی صورت میں تعزیر ہوگی اور شہادت غلط ثابت ہو گئی جرم ثابت نہ ہو سکا تو گواہوں پر حد قذف جاری ہوگی یعنی جھوٹی تہمت لگانے کی سزا اور وہ اسی کوڑے ہے اس کے علاوہ مختلف غیر شرعی صورتوں میں تعزیر ہوگی اور زنا کس قدر نقصان دہ ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تو لوگوں کے مزاج تک بدل دیتا ہے اور زنا کا عادی مرد نکاح کے لیے بھی ایسی عورت ہی کو پسند کرتا ہے جو زانیہ اور بدکار ہو یا بے دین و مشرک کہ اس کا مقصد شہوت رانی ہوتا ہے اسی طرح زانیہ عورت بھی نکاح کے مقصدِ اصلی یعنی بقائے نسب اور شرافت کے لیے نہیں شہوت رانی کے لیے کسی زانی مرد یا بے دین مرد کو پسند کرتی ہے حالانکہ خود زنا اور محض شہوت رانی کے لیے نکاح ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا اور نکاح کا مقصد ایک شریف صحیح النسب اور نیک خاندان کی بنیاد رکھنا ہے نہ کہ محض شہوت رانی۔

فقہا کے مطابق اگر دو زانی مرد عورت آپس میں نکاح کریں گے تو ان کا مقصد کچھ بھی ہو نکاح منعقد ہو جائے گا اور اولاد کا نسب ثابت ہو گا وراثت وغیرہ کے احکام جاری ہوں گے برخلاف مشرکہ یا مشرک کے کہ مسلمان کا نکاح ان سے منعقد ہی نہ ہو گا نیز جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور چار گواہ اپنے دعوے پر نہ لا سکیں تو انہیں تہمت لگانے کے جرم میں اسی کوڑے مارے جائیں کہ محض سخت سزا دلوانے یا بدنام کرنے کے لیے پاک دامن لوگوں پر تہمت لگانے کی جرأت نہ کی جا سکے نیز آئندہ کے لیے ان کی گواہی قبول نہ کی جائے کہ وہ سخت بدکار لوگ ہیں۔ یہ سزا تو اُسے ہر حال بھگتنا ہو گی اگر توبہ کرلے اور اس کے بعد ایسا جرم نہ کرے اپنی اصلاح کرلے تو آخرت کا عذاب اللہ کریم معاف فرما دیں گے کہ وہ بہت بڑے بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی ہی بیوی پر تہمت لگائے تو اسے بھی چار گواہ لانے ہوں گے یا پھر چار دفعہ اللہ کی قسم کھائے گا کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے گا کہ اگر اس نے جھوٹ بولا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسے شریعت میں لعان کہا گیا ہے یعنی لعنت کرنا۔ اس کی صورت یہی ہے کہ میاں بھی چار گواہ لائے ورنہ قید کیا جائے گا اور اگر اپنا جھوٹا ہونے کا اقرار کرے گا تو تہمت کی حد یعنی اسی کوڑوں کی سزا پائے گا یا پھر چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اگر اس نے جھوٹ کہا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت تو سزا سے بچ جائے گا مگر عورت پر حد جاری نہ ہو گی بلکہ اسے بھی موقع دیا جائے گا ہاں جرم کا اقرار کرے تو سزا پائے گی ورنہ چار بار قسم کھا کر کہے کہ اگر وہ مرد جھوٹ بول رہا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو تو وہ سزا سے بچ جائے گی مگر لعان کرنے سے وہ ایک دوسرے پر حرام ہو جائیں گے اور پھر کبھی ان کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا نیز اس کی تفصیل بھی کتبِ فقہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مفسرین کرام نے لعان کے واقعات جو عہدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وقوع پذیر ہوئے نقل فرمائے ہیں۔

اور اگر اللہ تم پر مہربان نہ ہوتا اور تم پر اس کی رحمت سایہ فگن نہ ہوتی تو تمہارا اسلامی معاشرہ بھی غیر اسلامی معاشرے کی طرح تباہ شدہ ڈھانچہ بن جاتا مگر یہ اس کا کرم ہے کہ سخت سزا مقرر فرما کر معاشرے کی حفاظت فرمائی اور اور توبہ کا دروازہ کھلا رکھ کر گناہگار کی آخرت کے عذاب سے بچنے کی صورت پیدا فرما دی وہ بہت ہی بڑی حکمتوں کا

مالک ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ
لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ
وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾

جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی میں سے ایک جماعت ہے
اسکو اپنے حق میں برا نہ سمجھنا۔ بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے انمیں سے
جس شخص نے گناہ کا جتنا حصہ لیا اسکے لئے اتنا وبال ہے۔ اور جس نے
انمیں سے اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اسکو بڑا عذاب ہوگا ﴿١١﴾

11. Lo! they who spread the slander are a gang among you. Deem it not a bad thing for you; nay, it is good for you. Unto every man of them (will be paid) that which he hath earned of the sin; and as for him among them who had the greater share therein, his will be an awful doom.

لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَ
الْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا
إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾

جب تم نے وہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور عورتوں نے
کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا۔ اور (کیوں نہ)
کہا کہ یہ صریح طوفان ہے ﴿١٢﴾

12. Why did not the believers, men and women, when ye heard it, think good of their own folk, and say: It is a manifest untruth?

لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ
يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾

یہ (افترا پرداز) اپنی بات (کی تصدیق) کے (لئے) چار گواہ کیوں نہ
لائے۔ تو جب یہ گواہ نہیں لا سکے تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں ﴿١٣﴾

13. Why did they not produce four witnesses? Since they produce not witnesses, they verily are liars in the sight of Allah.

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ
فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٤﴾

اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر خدا کا فضل اور اسکی رحمت
نہ ہوتی تو جس شغل میں تم منہمک تھے اُس کی وجہ سے
تم پر بڑا (سخت) عذاب نازل ہوتا ﴿١٤﴾

14. Had it not been for the grace of Allah and His mercy unto you in the world and the Hereafter, an awful doom had overtaken you for that whereof ye murmured.

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم
مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا
وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾

جب تم اپنی زبانوں سے اس کا ایک دوسرے سے ذکر
کرتے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جسکا تمکو کچھ بھی علم نہ تھا
اور تم اُسے ایک ہلکی بات سمجھتے تھے اور خدا کے نزدیک وہ بڑی (بھاری بات) تھی ﴿١٥﴾

15. When ye welcomed it with your tongues, and uttered with your mouths that whereof ye had no knowledge, ye counted it a trifle. In the sight of Allah it is very great.

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا
أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيمٌ ﴿١٦﴾

اور جب تم نے اُسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں شایاں
نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں۔ (پروردگار) تو پاک ہے
یہ تو (بہت) بڑا بہتان ہے ﴿١٦﴾

16. Wherefor, when ye heard it, said ye not: It is not for us to speak of this. Glory be to Thee (O Allah)! This is awful calumny.

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾

خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر مومن ہو تو پھر کبھی ایسا
(کام) نہ کرنا ﴿١٧﴾

17. Allah admonisheth you that ye repeat not the like thereof ever, if ye are (in truth) believers.

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿١٨﴾

اور خدا تمہارے (سمجھانے کے) لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر
بیان فرماتا ہے اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿١٨﴾

18. And He expoundeth unto you His revelations. Allah is Knower, Wise.

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ
فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾

جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بیحیائی
(یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے اُن کو دنیا اور آخرت
میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور خدا جانتا ہے اور
تم نہیں جانتے ﴿١٩﴾

19. Lo! those who love that slander should be spread concerning those who believe, theirs will be a painful punishment in the world and the Hereafter. Allah knoweth. Ye know not.

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ
ع اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ نہ ہوتا)
مگر وہ کریم ہے اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور رحیم ہے ﴿٢٠﴾

20. Had it not been for the grace of Allah and His mercy unto you, and that Allah is Clement, Merciful, (ye had been undone).

جن لوگوں نے تہمت کا طوفان برپا کیا ہے یہ تم ہی لوگوں میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے۔ یہ آیات ایک خاص واقعہ کے بارے میں نازل فرمائی گئیں اور وہ واقعہ جھوٹی تہمت گھڑے جانے کا حرمِ نبوی صدیقہؓ کائنات حبیبۂ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو پیش آیا۔ مفہومِ آیات سمجھنے کے لیے واقعہ کا جاننا ضروری ہے لہٰذا کسی قدر بیان کیا جاتا ہے۔

واقعۂ افک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنی المصطلق کو ۶ھ ہجری میں تشریف لے گئے تو اُمہات المومنین میں سے حضرت عائشہ صدیقہؓ ہمرکاب تھیں۔ چونکہ پردہ ہوتا تھا آپ کے لیے باپردہ ہودج تھا جس میں آپ سوار ہوتیں اور خدام اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے۔ جب غزوہ سے فراغت کے بعد واپسی ہوئی تو ایک جگہ قافلہ ٹھہرا ہوا تھا۔ آخر شب کوچ کا حکم ملا حضرت صدیقہؓ رفع حاجت کے لیے جنگل کو گئیں اور صحابہؓ نے ہودج اٹھا کر اُونٹ پر کس دیا چونکہ آپ نازک بدن تھیں کسی نے محسوس بھی نہ کیا کہ ہودج خالی ہے آپ واپس پلٹیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا۔ آپ نے دانشمندی اور وقار کا ثبوت دیا کہ چادر لے کر اسی جگہ لیٹ گئیں۔ قافلے کے پیچھے دوڑنا مناسب نہ جانا کہ آخر جب پتہ چلے گا کہ ہودج خالی ہے تو کوئی لینے آجائے گا۔ آپ کی آنکھ لگ گئی۔ حضرت صفوان بن معطلؓ کو نبی کریمؐ نے قافلے کے پیچھے مقرر فرمایا تھا کہ روانگی کے بعد دیکھ لیں کسی کی کوئی شے رہ نہ گئی ہو۔ وہ صبح نکلنے کے بعد وہاں پہنچے تو دیکھا کہ صدیقۂ کائنات اپنے خیمہ کی جگہ سو رہی ہیں۔ ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے یہ کلمہ سُنا تو آنکھ کھُل گئی اور چہرۂ مبارک ڈھانپ کر بیٹھ گئیں۔ حضرت صفوانؓ نے اونٹ لا کر پاس بٹھا دیا۔ آپ سوار ہو گئیں وہ نکیل پکڑ کر آگے چلنے لگے یہاں تک کہ قافلے سے مل گئے۔

عبداللہ ابن اُبیّ منافق بھی ساتھ تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا موقع ہاتھ آیا اور واہی تباہی بکنے لگا۔ دو صحابی حسانؓ اور مسطحؓ اور ایک صحابیہ جن کا نام حمنہؓ تھا اس کی سازش کا شکار ہو کر اس بات میں شامل ہو گئے اور مسلمانوں کو بہت رنج ہُوا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بہت صدمہ ہوا کسی بھی شریف کے لیے ایسی تہمت ایک بہت بڑا حادثہ ہوتی ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آبرو پہ حرف آئے تو خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ کیا گذری ہو گی یہ اندازہ کرنا ممکن نہیں چنانچہ واپس پہنچ کر آپ بہت رنجیدہ تھے اور حضرت

عائشہؓ کو خبر نہ تھی مگر بخاری شریف میں روایت ہے فرماتی تھیں کہ آپؐ گھر تشریف لاتے تو صرف خیریت پوچھ کر تشریف لے جاتے اور پہلا لُطف وکرم نہ تھا جس سے آپؓ بیمار پڑ گئیں۔ آخر جب مسطحؓ کی والدہ سے آپ کو خبر ہوئی تو دل پھٹنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ والد کے گھر چلی جاؤں۔ آپ نے اجازت دی اور آپ والدین کے ہاں تشریف لے گئیں۔ والدہ ماجدہ نے تسلّی دی کہ تم جیسی خوش نصیب عورتوں کے دشمن ہوا کرتے ہیں فکر نہ کرو معاملہ حل ہو جائے گا مگر اُن کے آنسو تھمنے کو نہ آتے تھے ادھر یہ سارا عرصہ کوئی وحی بھی نازل نہ ہُوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت علیؓ سے مشورہ فرمایا۔ حضرت اسامہؓ نے عرض کیا کہ ہمارے علم کی حد تک تو کسی کی بدگمانی کا گذر بھی نہیں اور حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو دیگر عورتوں کی بھی کمی نہیں اور چاہیں تو بریرہؓ سے جو حضرت عائشہؓ کی کنیز تھیں تحقیق فرمالیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رائے پسند فرما کر حضرت بریرہؓ سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں آٹا گوندھ کے رکھتی ہیں تو کئی بار خود سو جاتی ہیں اور بکری آٹا کھا جاتی ہے اس کے علاوہ تو کوئی عیب کی بات میرے علم میں نہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرِ منبر تہمت گھڑنے والوں سے سخت شکایت فرمائی۔ القصّہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ڈر رہے تھے کہ اسقدر شدت سے رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے مختصر خطبہ پڑھا میرے پاس تشریف رکھتے تھے لہٰذا فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بَری ہو تو اللہ کریم تمھیں ضرور بری کر دیں گے اور اگر تم سے لغزش ہو گئی ہے تو استغفار کرو کہ بندہ جب گناہ سے توبہ کرے اللہ قبول فرما لیتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں میرے آنسو خشک ہو گئے میں نے والدہ کو دیکھا کہ جواب دیں مگر انہوں نے عذر کیا والد کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا میں کیا کہہ سکتا ہوں مجبوراً مجھے عرض کرنا پڑا تو آپ نے اس لمحے جو فرمایا وہ آپ ہی کا حصّہ ہے۔ اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے سنا اور آپ کو صدمہ ہوا اب اگر میں کہوں کہ بَری ہوں تو کوئی یقین نہ کرے گا حالانکہ اللہ جانتا ہے میں بری ہوں اور اگر میں کہوں کہ قصور ہو گیا تو سب مان لیں گے۔ لہٰذا میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتی ہوں اور وہی کہتی ہوں جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کی غلط بات سن کر کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔ کہ میں صبر جمیل اپناتی ہوں اور لوگ جو باتیں بناتے ہیں ان میں اللہ ہی مددگار ہے۔ چنانچہ آپ بستر پر لیٹ گئیں اور فرماتی

ہیں مجھے یقین تھا کہ اللہ اپنے نبیؐ کو حقیقت سے باخبر کردے گا مگر یہ گمان نہ تھا کہ میرے بارے قرآن نازل ہوگا اور قیامت تک تلاوت، نماز اور عبادات میں مساجد اور حرم میں پڑھا جاتا رہے گا۔ ابھی سب لوگ ہیں بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی اور جب نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ ہنستے ہوئے اُٹھے اور فرمایا عائشہؓ مبارک ہو اللہ نے تمہیں بری کر دیا اور آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں جو ان کی برأت میں نازل ہوئی تھیں۔ ان آیات کی تفسیر میں مفسرین نے آپ کے فضائل میں لکھا ہے کہ بہت سی باتوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو انفرادی شان اور فضیلت حاصل ہے جن پر وہ تحدیث نعمت کے طور پر فخر فرمایا کرتی تھیں جیسے یہ کہ قبل از نکاح جبرائیل امین نے ان کی تصویر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی اور دکھائی۔ آپ ہی واحد کنواری خاتون تھیں جو حضورؐ کے نکاح میں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری مسواک جو چبایا وہ آپ نے پہلے چبا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گود میں دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام انہی کے حجرہ مبارک میں ہے۔ آپ کے بستر میں حضورؐ پر وحی نازل ہوتی رہتی تھی۔ آپ کی برأت میں قرآن نازل ہوا اور آپ خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے تہمت لگانے والوں حضرت حسانؓ، مسطحؓ اور حمنہؓ پر حد جاری فرمائی۔ اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے اور ابن ابی جو بات گھڑنے والا تھا پر دوہری حد جاری فرمائی گئی۔ مومنین نے توبہ کر لی اور منافقین اُخروی عذاب پانے کے لیے اپنے حال پر رہے۔

کفر شیعہ کا ایک پہلو اور انداز

نزولِ قرآن کے بعد بھی اگر کوئی تہمت گھڑے تو ان آیات کا منکر ہو کر کافر ہوگا اور شیعہ چونکہ اسی کے قائل ہیں لہٰذا من جملہ دوسرے کفریات کے ان کا ایک کفر یہ بھی ہے جس کے بارے مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھتے ہیں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں وہ باجماعِ امت کافر ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ طوفان جو چند لوگوں نے برپا کیا ہے یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ محض ایک آدمی اٹکل سے بات کہتا ہے بغیر دیکھے پھر کل تین اور بندے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں تو اس کی عرفاً بھی کوئی حیثیت نہیں اور دوسرے یہ کہ اس سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا بلکہ یہ خیر کا باعث ہے۔ عامۃ المسلمین کے لیے نصِ قرآنی سے ضابطہ معین ہو گیا اور حضرت صدیقہؓ کی شان میں قرآن کی آیات نازل ہو کر

ہمیشہ کے لیے ان کی عظمت کی دلیل بن گئیں۔ ہاں طوفان اٹھانے والے ہی اس کی لپیٹ میں آئیں گے اور اپنے کیے کی سزا پائیں گے جنہوں نے ہاں میں ہاں ملائی ان پر تو حد بھی جاری ہوئی مگر جو سُن کر خاموش بھی رہے انہیں بھی گناہ ہوا۔ جس کے دل میں گمان گذرا اسے اس کا گناہ ہُوا چنانچہ سب مسلمانوں نے توبہ کی اور جس نے یہ بات گھڑی ہے اس کے واسطے تو بہت بڑا عذاب ہے یعنی ابن ابی بوجہ نفاق کے دوزخ کا مستحق تو تھا ہی بوجہ ایذائے رسول مزید عذاب میں مبتلا ہو گیا اور سخت ترین عذاب سے دوچار ہوگا اور بھلا جب مؤمنین نے سنا ہی تو مسلمان مردوں اور خواتین نے کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صاف جھوٹ اور بہت بڑا طوفان ہے اور اپنے دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کی عظمت کے باعث خیر کا گمان کیوں نہ رکھا اور اگر بہتان لگانے والوں کے پاس ثبوت تھا تو وہ پیش کرتے یعنی وہ چار گواہ لاتے جو چشم دید ہوتے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکے تو اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ لہٰذا ان کی بات کو اہمیت ہی کیوں دی گئی۔ اسلام نے انسانی آبرو کی حفاظت کی ہے اور اگر کسی سے قصور ہو جائے تو اُسے توبہ کا حکم دیا ہے اور اصلاح کا موقع فراہم فرمایا ہے لہٰذا اگر شہادت پوری نہ ہو کوئی اکیلا ایسا واقعہ دیکھے بھی وہ محض دوسروں کی رسوائی کا باعث نہ بنے ورنہ اس پر جھوٹا ہونے کی حد جاری ہو گی کہ قصوروار کی تشہیر اسے جرم پر پکا کرتی ہے اور سزا نہ ملے تو دوسروں میں بھی جرم کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے جو معاشرے کے لیے عذاب بن جاتا ہے لہٰذا اسلام میں ایک انسان کی آبرو معاشرے کی آبرو ہے اور اس کا لحاظ رکھا جائے گا کہ یا تو ثبوت ہو حد جاری ہو تو معاشرے کی اصلاح ہو ورنہ محض تشہیر نہ کی جائے۔

اگر مسلمانوں پر دنیا و آخرت میں اللہ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ایسی بات پھیلانے کے باعث اُن پر بہت بڑا عذاب آجاتا جبکہ کچھ لوگوں نے ایسی خرافات اپنی زبانوں سے کہی اور ان کے مُنہ سے نکلی جس کا انہیں علم بھی نہیں تھا۔ محض ایک منافق کی بدگمانی اور بے دلیل بات کو لے اُڑے اور لوگوں نے سمجھا کہ حرم نبوی پر انگلی اُٹھانا ایک عام یا آسان بات ہے مگر اللہ کے نزدیک یہ ایک شدید ترین جرم ہے اور بہت بڑی جسارت ہے۔ حق یہ تھا کہ سنتے ہی کہہ اُٹھتے کہ ایسی بات منہ سے نکالنا ہمیں ہرگز زیب ہی نہیں دیتا پاکی اللہ کے لیے ہے اور وہی ہر عیب سے بالاتر ہے مگر یہ بات بھی ایک بہت بڑا بہتان

ہے اللہ کریم تمہیں منع فرماتے ہیں کہ اگر تم ایماندار ہو تو کبھی ایسی بات دوبارہ زبان پر مت لانا اور دوبارہ ایسا گمان بھی مت کرنا (مگر شیعہ اسی کے قائل ہیں لہٰذا ایمان سے خارج ہیں) اللہ تمہارے لیے بہت واضح اور پتے کی باتیں بیان فرماتے ہیں اس لیے کہ وہ سب کچھ جاننے والے بھی صاحبِ حکمت بھی ہیں۔

فحش نویسی اور فحش فلمیں

جو لوگ مسلمانوں اور اسلامی معاشرے میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی بہت دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے کہ اسلامی معاشرے میں بے حیائی کی اشاعت کس قدر تباہ کن ہے اور ایسا کرنے والوں کو کس قدر دردناک عذاب ہوگا۔ یہ اللہ جانتا ہے بے حیائی کی خرابی بھی انسانی عقل سے بالاتر ہے اور ایسے لوگوں کو ملنے والا عذاب بھی جس طرح عبداللہ بن ابی نے کیا آج کے فحش فلموں کے بنانے اور چلانے والے یا فحش نگاری کرنے والے یہ ڈش انٹینے لگا کر مغرب کی برہنہ فلموں کی اشاعت کرنے والے سب کو سوچنا چاہیے کہ محض دولت کے لالچ میں وہ اپنے لیے کتنی بڑی سزا کا سامان کر رہے ہیں اور اگر تم پر اللہ کریم کا احسان نہ ہوتا اس کی رحمت کے باعث نرمی نہ ہوتی تو یہ بہتان اتنا بڑا جرم تھا کہ بہت بڑی تباہی آتی مگر اس نے اپنی رحمت سے نرمی فرما کر توبہ کا موقع دیا اور توبہ قبول فرمائی کہ جن کے دل میں گمان بھی گذرا ہے توبہ کر لیں حتیٰ کہ جنہیں کوئی گمان نہیں گذرا مگر جواب میں خاموش رہے وہ بھی توبہ کر لیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۱)

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَـكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۲۲)

مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا۔ اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی کی باتیں اور برے کام ہی بتائے گا اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ایک شخص بھی تم میں پاک نہ ہو سکتا مگر خدا جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے (۲۱)

اور جو لوگ تم میں صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور وطن چھوڑ جانے والوں کو کچھ خرچ پات نہیں دیں گے ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تم کو بخش دے؟ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۲۲)

21. O ye who believe! Follow not the footsteps of the devil. Unto whomsoever followeth the footsteps of the devil, lo! he commandeth filthiness and wrong. Had it not been for the grace of Allah and His mercy unto you, not one of you would ever have grown pure. But Allah causeth whom He will to grow. And Allah is Hearer, Knower.

22. And let not those who possess dignity and ease among you swear not to give to the near of kin and to the needy, and to fugitives for the cause of Allah. Let them forgive and show indulgence. Yearn ye not that Allah may forgive you? Allah is Forgiving, Merciful.

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾
يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾
يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾
الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ ع

جو لوگ پرہیزگار اور بُرے کاموں سے بے خبر اور ایماندار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت ہے اور اُن کو سخت عذاب ہوگا ﴿٢٣﴾

(یعنی قیامت کے روز) جس دن اُن کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں سب اُن کے کاموں کی گواہی دیں گے ﴿٢٤﴾

اُس دن خدا اُن کو اُنکے اعمال کا پورا پورا اور ٹھیک بدلہ دیگا اور اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ خدا برحق (اور حق کو) ظاہر کرنیوالا ہے ﴿٢٥﴾

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کیلئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کیلئے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے ہیں۔ اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے۔ یہ پاک لوگ ان (بدگویوں) کی باتوں سے بَری ہیں (اور) اُن کیلئے بخشش اور نیک روزی ہے ﴿٢٦﴾

23. Lo! as for those who traduce virtuous, believing women (who are) careless, cursed are they in the world and the Hereafter. Theirs will be an awful doom.

24. On the day when their tongues and their hands and their feet testify against them as to what they used to do,

25. On that day Allah will pay them their just due, and they will know that Allah, He is the Manifest Truth.

26. Vile women are for vile men, and vile men for vile women. Good women are for good men, and good men for good women; such are innocent of that which people say: For them is pardon and a bountiful provision.

اسرار و معارف

اے مسلمانو! شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو کہ جو بھی شیطان کی بات سُنتا ہے یا اس کے ساتھ چلنے لگتا ہے تو شیطان اسے بے حیائی اور بُرائی کا مشورہ دیتا ہے یا ایسے امور اختیار کرتا ہے اور ایسے ڈھنگ سے راہ دکھاتا ہے کہ وہ بے حیائی اور بُرائی میں مُبتلا ہو جاتا ہے لہٰذا معاشرے میں بے حیائی پھیلانے والے سارے کام یہ ثقافت کے نام پر راگ رنگ کی محفلیں عُریانیت اور فحش فلمیں یہ سب اسی کا شاخسانہ ہیں اور ایمان والے بندے کو ان کا ساتھ ہرگز زیب نہیں دیتا ورنہ یہ اس کا ایمان بھی ضائع کریں گی اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی اُن کی زد سے نہ بچتا نہ اُسے توبہ کر کے ان سے جان چھڑانے کی توفیق ہوتی اور اللہ جسے چاہتا ہے یعنی جو خلوصِ دل سے اللہ سے اپنی اصلاح کا طالب ہوتا ہے اللہ اُسے پاک فرما دیتا ہے توبہ کی توفیق بھی دیتا ہے اور توبہ قبول بھی فرماتا ہے یعنی توبہ کی قبولیت کا

قبولیتِ توبہ کا اثر

اثر یہ ہوتا ہے کہ بندہ گذشتہ برائی سے بیزار ہو کر آئندہ عملاً اس سے بچ جاتا ہے اور عملی زندگی میں اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور یہ کیفیت اللہ کریم سے خلوصِ دل کے ساتھ معافی طلب کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔ کہ اللہ سب کی سُنتا بھی ہے اور سب کچھ جانتا بھی ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کچھ لوگوں سے قصور ہُوا جیسے حضرت مسطحؓ تو وہ غریب بھی تھے اور حضرت صدیقِ اکبرؓ کے قریبی بھی۔ آپ اس کی مدد فرماتے تھے مگر اس واقعہ میں اس کے جھُوٹ کے کھُل جانے کے بعد آپ نے قسم کھالی کہ اس کی مدد نہ کریں گے تو ارشاد ہُوا یہ نہ کیا جائے اور کسی بھی بندے کی ایک کوتاہی یا غلطی اس کے دوسرے سب اچھے کاموں کو فراموش نہ کرا دے۔ اسلامی معاشرے کے لیے کسقدر خوبصورت سبق ہے کہ غلطی کسی سے بھی ہو سکتی ہے اور بہت بڑی بھی ہو سکتی ہے۔ جب وہ توبہ کر لے اپنی اصلاح کرے تو اس کے دوسرے اچھے کاموں کو ضرور اہمیت دی جائے کہ وہ واپس زندگی میں شامل ہو سکے ورنہ دھتکارے ہوئے لوگ معاشرے کا ناسور بن جاتے ہیں۔ لہٰذا صاحبِ مال اور صاحبِ کشائش لوگوں کو یہ قسم نہ کھانا چاہیے کہ ایسے لوگوں کی مدد نہ کریں گے جب وہ عزیز بھی ہوں مسکین بھی اور اللہ کی راہ میں ہجرت بھی انہوں نے کی ہو تو انہیں معاف کر دیں اور درگذر سے کام لیں۔ انسانی کمزوری معاف کی جانی چاہیئے جبکہ وہ بندہ اصلاح کی جانب بڑھے کہ تم سے بھی لغزشیں صادر ہو سکتی ہیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تجھ سے درگذر کرے اور تمہیں بخش دے کہ اللہ تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے چنانچہ صدیقِ اکبرؓ نے قسم توڑ دی اور ان کی مدد جاری رکھی۔ رہے وہ لوگ جو ایسی پاک دامن خواتین پر جو اپنی آبرو کی حفاظت کرنے والی معاشرے کی خرابیوں سے بے خبر کامل ایمان رکھنے والی ہیں جس کی مثال حضورؐ کی ازواج مطہرات ہیں تو ایسے لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت اور اللہ کے کرم سے دُوری آخرت میں بھی پھٹکار اور محرومی ہے اور ایسے لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ آخر ایک روز ان کے جسم کے اعضاء ہی ان کے خلاف بول اٹھیں گے۔ خود ان کی زبانیں ان کے خلاف شہادت دیں گی اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف گواہی دے کر ان کے کرتوتوں کو ظاہر کر دیں گے۔

دارِ دُنیا میں زبان کی گواہی

ہمارے گاؤں میں ایک عورت قصاب پیشے والوں کی تھی وہ شیعہ ہوئی اور چند لوگوں کو گمراہ کرنے کا سبب بنی۔ حرم نبوی کے حق میں بہت زبان دراز تھی اور نجی محفلوں میں بد کلامی کیا کرتی تھی۔ موت سے چند برس پہلے اس کی زبان لٹک کر تقریباً ۳ انچ کے قریب باہر آگئی اور دنیا جہاں کے ڈاکٹروں نے علاج کیا مگر ویسی ہی رہی۔ بات کرنے کی کوشش کرتی تو زبان باہر لٹکنے کی وجہ سے منہ کھلتا جڑتا تو کُتّے کی سی آواز نکلتی تھی۔ ہمارے دوست ساتھی اور اللہ کے نیک بندے حکیم خدا بخش مرحوم ذاتی طور پر اسے دیکھتے انہیں بھی بغرض علاج بلایا جاتا۔ بالآخر ایسے ہی مرگئی۔ یہ شہادت تو دنیا میں ہے آخرت کی اس سے شدید تر ہوگی۔

اور آخرت کے روز تو اللہ انہیں پوری پوری سزا دے گا اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ اللہ ہی سچا ہے حق ہے اور ہر بھید کو کھولنے والا ہر راز سے باخبر ہے۔ انسانی مزاج ایسا ہے کہ خبیث اور بدکار عورتیں مزاجاً خبیث اور بدکار مردوں ہی کی شیدائی ہوتی ہیں اور انہیں کے ساتھ گذارہ کر سکتی ہیں۔ ایسے خبیث مرد بھی خبیث عورتوں کو پسند کرتے ہیں اور نیک خواتین انہیں اچھی نہیں لگتیں جبکہ نیک خواتین نیک مردوں کو چاہتی ہیں اور انہیں پا کر خوش رہتی ہیں اور نیک مرد ہمیشہ نیک عورتوں کے طالب ہوتے ہیں۔ وہ ایسی خرافات سے بہت بلند اور بے تعلق اللہ کی بخشش کے ساتے میں اور اللہ کی نعمتوں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

انبیاءؑ کی ازواج مثالی خواتین

اس ضابطے اور انسانی مزاج کے تجزیے نے ثابت کر دیا کہ انبیاءؑ جو کہ مثالی نیک پاک صاف انسان ہوتے ہیں ان کی ازواج بھی مثالی باکردار خواتین ہوتی ہیں اور نبی کریمؐ جو انبیاءؑ کے سردار ہیں ان کی ازواج بھی پاکی، طہارت اور عفت و عصمت میں جہان کی خواتین کی سردار ہیں لہذا یہ قانون ہے کہ کسی بھی نبیؑ کی بیوی نے کبھی اخلاقی جرم نہیں کیا اگرچہ نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویاں مسلمان نہ تھیں مگر اخلاقی بُرائی کا الزام ان پر بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ حضرت ابن عباسؓ نے اصول ارشاد فرمایا ہے کہ ما بغت امراۃ نبی قط۔ کبھی کسی بھی نبی کی عورت نے بے حیائی کا کام نہیں کیا۔

27. O ye who believe! Enter not houses other than your own without first announcing your presence and invoking peace upon the folk thereof. That is better for you, that ye may be heedful.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں
گھر والوں سے اجازت لئے اور اُن کو سلام کئے بغیر
داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (اور ہم یہ نصیحت
اس لئے کرتے ہیں کہ) شاید تم یاد رکھو ﴿٢٧﴾

28. And if ye find no one therein, still enter not until permission hath been given. And if it be said unto you: Go away again, then go away, for it is purer for you. Allah knoweth what ye do.

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾

اگر تم گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو جب تک تم کو اجازت
نہ دی جائے اسمیں مت داخل ہو۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ (اس وقت)
لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے
اور جو کام تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے ﴿٢٨﴾

29. (It is) no sin for you to enter uninhabited houses wherein is comfort for you. Allah knoweth what ye proclaim and what ye hide.

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

(ہاں) اگر تم کسی ایسے مکان میں جاؤ جس میں کوئی نہ بستا ہو
اور اسمیں تمہارا اسباب (رکھا) ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو کچھ
تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے ﴿٢٩﴾

30. Tell the believing men to lower their gaze and be modest. That is purer for them. Lo! Allah is Aware of what they do.

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور
اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ اُن کیلئے بڑی پاکیزگی
کی بات ہے (اور) جو کام یہ کرتے ہیں خدا اُن سے خبردار ہے ﴿٣٠﴾

31. And tell the believing women to lower their gaze and be modest, and to display of their adornment only that which is apparent, and to draw their veils over their bosoms, and not to reveal their adornment save to their own husbands or fathers or husbands' fathers, or their sons or their husbands' sons, or their brothers, or their brothers' sons or sisters' sons, or their women, or their slaves, or male attendants who lack vigour, or children who know naught of women's nakedness. And let them not stamp their feet so as to reveal what they hide of their adornment. And turn unto Allah together, O believers, in order that ye may succeed.

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ
اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ
مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی
رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش
(یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اُس میں سے
کُھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں
اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند
کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور
اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا
نیز اُن خدّام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا
ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ
ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار
کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے
طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کانوں میں پہنچے
اور) اُن کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو! سب
خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ ﴿٣١﴾

32. And marry such of you as are solitary and the pious of your slaves and maid servants.

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ

اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کردیا کرو۔ اور اپنے غلاموں

عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى
يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ
الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ
عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ
اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ
عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ
مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا
مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ ع

اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں نکاح کر دیا کرو اگر وہ مفلس ہونگے تو خدا
انکو اپنے فضل سے خوشحال کر دیگا اور خدا بہت وسعت والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے ﴿٣٢﴾
اور جن کو بیاہ کا مقدور نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کئے
رہیں یہاں تک کہ خدا اُن کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور جو
غلام تم سے مکاتبت چاہیں اگر تم اُنمیں (صلاحیت اور) نیکی پاؤ
تو اُن سے مکاتبت کر لو اور خدا نے جو مال تم کو بخشا ہے اُس میں سے
اُن کو بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں
تو (بے شرمی سے) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کیلئے
بدکاری پر مجبور نہ کرنا اور جو اُن کو مجبور کریگا تو اُن (بیچاریوں) کے
مجبور کئے جانے کے بعد خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿٣٣﴾
اور ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کی ہیں اور جو
لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں اُن کی خبریں اور پرہیزگاروں
کے لئے نصیحت ﴿٣٤﴾

If they be poor, Allah will enrich them of His bounty. Allah is of ample means, Aware.

33. And let those who cannot find a match keep chaste till Allah give them independence by His grace. And such of your slaves as seek a writing (of emancipation), write it for them if ye are aware of aught of good in them, and bestow upon them of the wealth of Allah which He hath bestowed upon you. Force not your slave-girls to whoredom that ye may seek enjoyment of the life of the world, if they would preserve their chastity. And if one force them, then (unto them), after their compulsion, lo! Allah will be Forgiving, Merciful.

34. And verily We have sent down for you revelations that make plain, and the example of those who passed away before you. An admonition unto those who ward off (evil).

اسرار و معارف

اب معاشرے میں ایسے امکانات ہی کو روکنے کا ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ جن سے بے حیائی پھیلنے کا اندیشہ ہو اور اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان دوسرے کے گھر جائے تو بغیر اطلاع اور اجازت کے اندر داخل نہ ہو سوائے اپنے گھر کے مگر اپنے گھر میں جہاں اس کی بیوی یا والدہ ہی رہتی ہو وہاں اجازت حاصل کرنا واجب نہیں مگر مستحب ہے کہ اپنے آنے کی اطلاع کرے خواہ کھانس کر یا اجازت حاصل کر کے اور دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کے لیے تو اجازت حاصل کرنا واجب ہے۔ اجازت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آواز دے کر اجازت حاصل کرے اور اپنا نام بتائے یا اگر دروازہ کھٹکھٹایا ہے کہ گھر والے باہر سے آواز نہ سنیں گے تو پوچھنے پر اپنا تعارف کرائے یا اگر دروازے پر گھنٹی ہے تو آرام سے بجائے یا اگر اس کا کارڈ پاس ہے تو اندر بھیجے مگر ان سب باتوں میں یہ خیال رکھے کہ کوئی بات ایسی نہ ہو جو گھر

والوں کو تکلیف دے۔ زیادہ شور نہ ڈالے نیز مناسب ہے کہ اوقات کا خیال رکھا جائے جیسے گرمیوں کی دوپہر وغیرہ کہ اکثر لوگ آرام کرتے ہیں اور اگر اندر آنے کی اجازت ملے تو اہلِ خانہ پر مسنون طریقے سے سلام کرے کہ داخلہ، مُلاقات یا بات چیت کی ابتدا نیک اور دعائیہ کلمات سے ہو نیز کسی کو تنگی اور پریشانی بھی نہ ہو یا کوئی ایسی صورت پیدا نہ ہو کوئی ملنا نہیں چاہتا مگر ملاقاتی اچانک اندر آ گیا جیسے کچھ لوگ کمرے میں گھُس کر کہتے "جی میں اندر آ سکتا ہوں"۔ یہ سب ناجائز ہے۔ یہ بھی درست نہیں کہ کوئی اپنے گھر میں کوئی کام لوگوں سے چھپا کر کرنا چاہتا ہے تو اس کا راز فاش ہو بلکہ کسی بھی گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کی جائے داخل ہونے والا مرد ہو یا خاتون کہ حکم ایمان والوں کو ہے صرف مردوں کو نہیں۔ حُسنِ معاشرت اور آبرو کی حفاظت کے لیے یہ بہترین طریقے ہیں اور خوبصورت انداز اگر تم سمجھ سکو تو نیز یہ بھی نہ کرو کہ اندر سے کوئی جواب نہیں آیا یا اندر کوئی ہے ہی نہیں تو تم اندر گھسے چلے جاؤ ہرگز نہیں کسی کے گھر میں داخلے کا صرف ایک طریقہ ہے کہ اجازت حاصل کر کے داخل ہوا جائے یا پھر ایک صورت یہ بھی ہے کہ اندر سے داخل ہونے کی اجازت نہ ملے اور کہہ دیا جائے کہ واپس جائیے ملاقات نہیں ہو سکتی تو واپس پلٹ جاؤ۔ یہ بہت پاکیزہ اور صاف ستھری بات ہے۔ اللہ کریم تمہارے ہر عمل سے باخبر ہیں اور اللہ نے گھر والے کو یہ حق دیا ہے کہ وہ نہ ملنا چاہے تو آپ اس پر ملاقات مسلط نہ کریں نیز حدیث شریف میں اس کی تفصیل یہ ہے۔ ملاقات کو آنے والے کا بھی حق ہے اور گھر والے کو بھی چاہیے کہ خوش دلی سے بات سن لے یا ملاقات کرے اور بغیر ضرورت یا مجبوری کے لوٹ جانے کو نہ کہا جائے۔ اور ایسے گھر جو رہائشی نہ ہوں بلکہ لوگوں کے استعمال کے لیے بنائے گئے ہوں یعنی رفاہِ عامہ کے لیے بنائے گئے دکانات، مساجد، مدرسے، خانقاہیں اور سرائے وغیرہ۔ ان میں داخل ہونے کے لیے کسی سے اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں اور نہ بغیر اجازت داخل ہونے میں کوئی حرج ہے اس لیے کہ ہر داخل ہونے والے کو ان سے استفادہ کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ ہاں وہاں کس نیت سے داخل ہونا چاہیے ایسی چھپی بات یا داخل ہو کر کیا عمل کیا ایسی ظاہر بات ان سب کو اللہ کریم جانتے ہیں لہٰذا ہر کام میں اللہ کی اطاعت مقدم رہے اور یہی احکام کسی سے فون پر بات کرنے کے ہوں گے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ تین بار اجازت طلب کرے نہ ملنے پر سمجھ لے کہ کوئی جواب دینے والا اندر نہیں

یا گھر والے ملنا نہیں چاہتے ۔ ایسے ہی فون کی گھنٹی بھی مناسب حد تک بجائی جائے ۔ اگر بات لمبی کرنی ہو تو پوچھ لیا جائے کہ وقت ہے تو بات کر لوں ورنہ پھر کسی وقت کرے اور گھر والوں کو بھی چاہیے کہ گھنٹی بجنے پر اسے جواب دیں ۔ یہ بھی درست نہیں کہ گھنٹی بجتی رہے اور پرواہ نہ کی جائے ۔

نیز اگلا قدم بے حیائی کو روکنے کا یہ ہے کہ ایسی صورتوں سے بچا جائے جن سے بے حیائی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو لہٰذا مومنین سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں یعنی جن اعضاء کو دیکھنا جائز نہیں مطلق نہ دیکھے یا جس کو شہوت سے دیکھنا جائز نہ ہو اسے شہوت سے نہ دیکھیں اور یوں اپنی آبرو کی حفاظت کریں اور ناجائز طریقے سے شہوت رانی میں مبتلا نہ ہوں ۔ یہ بہت پاکیزہ انداز ہے اور اگر کوئی لوگوں کی نظر بچا کر ایسا کرنا چاہے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اللہ اس سے باخبر ہے نیز مومن خواتین سے بھی کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ۔ اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں ۔ یہ خوبصورت بات کہ آبرو کی حفاظت کے لیے مرد و عورت اپنی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ۔

جدید سائنٹیفک اپروچ

اسلام نے آج سے ڈیڑھ ہزار برس قبل فرما دی جس پر جدید سائنس آج پہنچی ہے کہ ہر انسان میں سے کچھ شعاع خارج ہوتی ہیں جن میں جنسی شعاعیں بھی ہیں اور یہ نگاہ سے فضا میں نشر ہوتی ہیں ۔ ہر انسان کی شعاعوں کی ایک فریکوینسی ہوتی ہے ۔ اگر کسی مرد کی کسی عورت سے یا عورت کی مرد سے فریکوینسی ملتی ہو تو جیسے ان کی نگاہیں چار ہوں گی وہ ایک دوسرے کی طرف مائل ہو جائیں گے اور جس قدر فریکوینسی میں زیادہ مطابقت ہو گی اتنی شدت سے وہ خواہش کرنے لگیں گے لیکن اگر ان کی نگاہیں نہ ملیں تو یہ حادثہ نہیں ہو سکتا ۔ سبحان اللہ سائنس کتنی دیر بعد ایک حکمت جان سکی ۔ اللہ جانے اور کتنی حکمتیں ہوں جو آنے والا وقت بتا دے یا کوئی نہ جان سکے ۔

نیز عورت کی زیب و زینت بھی مردوں کو متوجہ کرنے کا ایک سبب ہے لہٰذا خواتین کو ہر ایک کے سامنے اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش کرنا جائز نہیں سوائے اس کے کہ جو ضروری ہو جیسے ہاتھ پاؤں اور چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت اس لیے ہے کہ اس کے بغیر کام نہیں چلتا نیز جب نماز میں ان جگہوں کے کھلا رکھنے کی اجازت ہے تو پردہ کا معیار بھی اختیار کیا گیا لیکن اگر ان پر برقع لیا جائے اور بلا ضرورت نہ کھولے جائیں تو صحیح ترین صورت

ہے نیز اگر ہاتھ پاؤں کھلے بھی ہوں تو سر کی چادر کو سینے پر بھی ڈال لیا کریں کہ بدن اور اس کے اعضاء کی نمائش نہ ہو گویا ایسے تنگ برقعے جو اُلٹے اعضائے بدن کو ظاہر کردیتے ہیں بے پردگی کے حکم میں ہوں گے اور خواتین کا بن سنور کر باہر جانا یا پارٹیاں اٹنڈ کرنا ہوٹلوں کلبوں میں پھرنا بازاروں اور پارکوں میں گھومنا سب ناجائز ہے نیز بناؤ سنگھار کر کے ٹیلی ویژن پر نظر نواز ہونا بھی حرام ہے۔ ہاں صرف ان لوگوں سے بغیر پردے کے ملنا درست ہے اور زینت کا اظہار بھی کہ بیوی خاوند کے سامنے کرے یا باپ اور خاوند کے باپ سے پردہ نہیں یا اولاد اور خاوند کی اولاد کسی دوسری بیوی سے اس پر پردہ نہ ہوگا یا اپنے بھائی اور بھتیجوں سے یا اپنے بھانجوں سے یا مسلمان خواتین سے پردہ نہ ہوگا۔ مفسرین کرام نے یہاں لکھا ہے کہ غیر مسلم عورت سے بھی مومن خاتون پردہ کرے گی نیز کنیزوں سے پردہ نہ ہوگا یعنی غلاموں سے کیا جائیگا

غیر مسلم عورت سے پردہ

یا ایسے مردوں سے پردہ نہ ہوگا جن کے حواس درست نہ ہوں اور محض لوگوں کے طفیلی بن کر جیتے ہوں یا ایسے بچوں سے پردہ نہیں جو بلوغت کو نہیں پہنچے اور عورتوں کے مخصوص حالات وصفات سے بے خبر ہیں نیز پردے میں بھی اپنی زینت کی حفاظت ضروری ہے۔ زمین پر پاؤں مار کر پازیب وغیرہ کی جھنکار بھی پیدا نہ کی جائے۔ ایسے ہی چوڑیوں کی کھنک بھی اسی میں شامل ہوگی نیز علماء کے نزدیک ایسا برقع جو مزین ہو اور زینت کا سبب بن رہا ہو جائز نہیں اور مرد و عورت سب اللہ کے رُوبرو ان کاموں سے توبہ کرو جن سے روکا گیا ہے تاکہ تم کامل و مکمل کامیابی حاصل کر سکو۔

بے حیائی کا ایک سبب نکاح نہ کرنا بھی ہے لہٰذا ایسے مرد یا خواتین جو بغیر شادی کے ہوں ان کی شادیاں کرو اس میں کنوارے، رنڈوے سب شامل ہیں یعنی بلاوجہ کسی کو نکاح کے بغیر رہنا درست نہیں اور محض رواجات کی قید میں جائز راستے روک کر بے حیائی کو رواج نہ دیا جائے نیز غلام اور لونڈیاں بھی اگر نکاح کی اہلیت رکھتی ہوں یعنی حقوق ادا کر سکتی ہوں تو ان کے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ہو اور یہ نہ دیکھو کہ بندہ محض غریب ہے شادی نہ کرے یا اس کی اولاد نہ ہو کہ روزی دینا اللہ کا کام ہے وہ چاہے تو غریب کو اولاد کے ہوتے ہوئے غنی کر دے اور چاہے تو غنی کو بغیر اولاد کے بھی فقیر کر سکتا ہے کہ اللہ ہی وسعت

والا ہے بندے تو سب ہی فقیر ہیں اور وہ سب کے حال سے واقف ہے۔ علماء کے نزدیک خاتون کی

خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے

اس کے اشتہارات بھی ناجائز ہیں

صحت وغیرہ تو ایک جواز ہے کہ ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے جس میں قدرتی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہ ہو جیسے آپریشن وغیرہ مگر وقتی طور پر مانع حمل طریقہ اپنایا جائے مگر یہ خاندانی منصوبہ بندی کہ وسائل پر بوجھ نہ بڑھے حرام ہے۔ اس کی تشہیر بھی ناجائز اور حرام ہے کہ وسائل اللہ کریم کے دستِ قدرت میں ہیں اور اولاد کی تولید روکنے کی بجائے وسائل کا ضیاع روکنا ضروری ہے۔

اور کسی میں نکاح کی استعداد ہی نہ ہو کہ مفلسی اور بے روزگاری وغیرہ ہو تو اپنے نفس کو قابو میں رکھے ضبط کرے اور محنت کرے کہ اللہ اسے غنی کر دے یا اس کے حالات بہتر ہو جائیں یا کوئی مرض نکاح میں مانع ہو تو علاج کرے وغیرہ یعنی نکاح کرنے والا یہ سمجھے کہ بیوی کے حقوق ادا نہ کر سکے گا تو پھر صبر کرے جب تک اللہ اس کی استعداد عطا فرمائیں پھر اصلاحِ معاشرہ کا اگلا اہم قدم یہ ہے کہ غلام یا کنیز اگر مکاتب ہونا چاہیں تو جس طرح یہ حکم تھا کہ غلاموں اور کنیزوں کو شادیاں کرنے کا حق دیا جائے بشرطیکہ وہ حقوقِ زوجیت ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں کہ اگر انہیں مجبور و پابند رکھا گیا تو معاشرے میں بے حیائی پھیلنے کا اندیشہ موجود رہے گا۔ ان کے لیے اور سہولت پیدا فرمائی کہ اگر مکاتب بننا چاہیں۔ مکاتب کا معنیٰ ہے کہ مالک سے کوئی رقم طے کرلے اور محنت مزدوری کر کے اتنی رقم ادا کر دے تو خود بخود آزاد ہو جائے گا لیکن شرط کے ساتھ اگر ان میں بھلائی دیکھو تب یعنی ان کا آزاد کرنا قومی مصلحت کے خلاف نہ ہو کہ آزاد ہو کر دشمنوں کو جاسوسی کرے اور جا کر مسلمان حکومت کے راز بتائے۔ چونکہ اسلام نے غلام صرف ان لوگوں کو بنایا ہے جو میدانِ جنگ میں مسلمانوں کے خلاف صف آرا

غلام اور کنیزیں

ہوتے ہیں اور انہی کے گھر والوں کو کنیز بننا پڑتا۔ اگر میاں بیوی قید ہوئے تو دونوں غلام تو ہوں گے مگر میاں بیوی رہیں گے۔ جو مرد اکیلے قید ہوئے غلام ہوئے اور خواتین کنیزیں جبکہ دوسری اقوام جو اسلام پر طنز کرتی ہیں۔ میدانِ کارزار میں شکست کھانے والوں ان کے اہلِ خانہ اور پوری قوم سے جو جنگ میں شریک نہ تھے

ان سے بھی ذرا اقوامِ عالم کا اور یہود و نصاریٰ کا خصوصاً سلوک دیکھئے اور پھر موازنہ کیجئے اسلام نے شکست خوردہ کے قتلِ عام کی اجازت نہیں دی جو جنگ میں شریک نہ تھے انہیں امن دیا جائے۔ گھر اور فصلیں اجاڑی نہ جائیں۔ عبادت خانے محفوظ رکھے جائیں۔ ہاں جو لوگ لڑ کر شکست کھا گئے ان کی آزادی سلب کر کے انہیں غلام بنا دیا جائے۔ ان کو مذہبی آزادی ہوگی۔ بات بات پر انہیں آزاد کرنے کی ترغیب اچھا کھلانے اور زیادہ کام جو وہ نہ کر سکیں نہ لینے کی تاکید پھر اگر اس قابل ہوں تو شادی کی اجازت اگر محنت کر کے آزادی حاصل کرنا چاہیں تو معاہدہ کیا جائے مگر وہ بات دیکھ لی جائے کہ جس جرم میں غلام بنا تھا پھر وہی نقصان تو نہ دے گا۔ کنیز کی آبرو صرف مالک پر حلال ہے کوئی دوسرا میلی نظر سے نہ دیکھے بھلا جنگی مجرموں کو بھی اتنے حقوق اور یہ حسنِ معاشرت اسلام کے علاوہ کہاں نظر آتا ہے اب اس پر مزید اضافہ کہ انہیں اللہ کے مال سے جو اس نے تمہیں عطا کر رکھا ہے ۔ دے کر رہائی میں ان کی مدد بھی کرو۔

اصلاح معاشرہ اور معاشیات

کسی بھی معاشرے کی روح اس کا معاشی نظام ہوتا ہے اور دنیا میں اسلام کے علاوہ دو قسم کے معاشی نظام معروف اور زیرِ عمل ہیں۔ اول سرمایہ دارانہ نظام ہے جس میں انسان ہر چیز پر ملکیت کا آزادانہ حق رکھتا ہے جس طرح چاہے حاصل کرے اور جہاں چاہے خرچ کرے۔ اس نظام نے کچھ لوگوں کو امراء اور روساء بنا دیا جبکہ باقی لوگ ان کی غلامی میں پس گئے۔ دوسرا نظام سوشلزم یا اشتراکیت کا ہے جو کسی بھی بندے کو حقِ ملکیت نہیں دیتا۔ سب کام کریں اور حاصل قومی خزانے میں جائے اور وہ خزانہ سب کی ضروریات کا کفیل ہو۔ یہ پہلے نظام سے بدتر ثابت ہوا اور سارے انسانوں کو بدترین غلامی میں جکڑ دیا۔ یہ سب کچھ سامنے ہے تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں مگر اسلامی نظامِ معاشیات کی بنیادی بات یہ بتانا ہے کہ ہر شے اللہ کی ملکیت ہے لہٰذا اسے ان حدود و قواعد کے اندر رہ کر حاصل کیا جائے جو اللہ نے مقرر فرمائے ہیں۔ حصول کے بعد حاصل کرنے والا محض امین ہے مال اللہ ہی کا ہے لہٰذا اسے ان جگہوں پہ خرچ بھی کیا جائے جہاں اللہ کا حکم ہے ۔ اچھا کھائے، اچھا پہنے مگر فضول خرچی نہ کرے اور جو لوگ حصولِ مال میں کسی کمزوری کے باعث پیچھے رہ گئے، ان کی مدد بھی کرے لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کے مال سے جو اس نے تمہیں دیا ہے ان کی مدد کرو یعنی اپنا معاہدہ پورا کرنے کے لیے

وہ محنت بھی کریں اور اس میں ان کی مدد بھی کی جائے اور غلاموں یا کنیزوں کو ناروا کاموں پہ مجبور نہ کیا جائے گا۔ قبل از اسلام کی غلامی اسلامی غلاموں سے کلی طور پر الگ شے ہے۔ لہٰذا عہدِ جاہلیت میں جسے چاہتے پکڑ کر غلام بنا کر بیچ دیتے اور کنیزوں سے لوگ پیشہ کرواتے اور دولت کماتے تھے۔ اسلام نے جہاں غلام بنائے جانے کے لیے ایک بہت بڑا جرم بنیادی شرط قرار دیا جس کی سزا قتل ہونا چاہیے تھی مگر اسلام نے آزادی سلب فرما کر اصلاح اور توبہ کی مہلت دی وہاں کنیزوں سے حرام کاری کو پوری شدت سے حرام قرار دے کر فرمایا کہ کنیزیں بھی انسان ہیں اور کوئی بھی انسان فطری حیا سے عاری نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب تک اس میں انسانیت کی رمق باقی ہو وہ ان چیزوں سے سخت نفرت کرتا ہے تو پھر سارا جرم اس مجبور کرنے والے کے سر ہوگا اور اللہ ان مجبوروں کو بخشنے اور ان پر رحم کرنے والا ہے لہٰذا ایسا کرنا اسلام میں حرام ہے۔ اللہ نے تمہیں خوبصورت واضح دلائل کے ساتھ اور اگلی قوموں کے تاریخی حوالوں کے ساتھ ساری بات بتا دی ہے کہ جو لوگ اللہ سے اپنا رشتہ جوڑے ہوئے ہیں وہ ان باتوں سے نصیحت حاصل کر کے اللہ کی ناراضگی سے بچنے کی راہ اختیار کریں۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ
يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ
وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ
لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ (35)

خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال
ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے۔ اور چراغ
ایک قندیل میں ہے اور قندیل (ایسی صاف شفاف ہے کہ) گویا موتی
کا سا چمکتا ہوا تارہ ہے۔ اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے
(یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف۔ (ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ) اس کا تیل خواہ آگ اسے نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے (پڑی)
روشنی پر روشنی (ہو رہی ہے) خدا اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے
اور خدا جو مثالیں بیان فرماتا ہے (تو) لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (35)

35. Allah is the Light of the heavens and the earth. The similitude of His light is as a niche wherein is a lamp. The lamp is in a glass. The glass is as it were a shining star. (This lamp is) kindled from a blessed tree, an olive neither of the East nor of the West, whose oil would almost glow forth (of itself) though no fire touched it. Light upon light. Allah guideth unto His light whom He will. And Allah speaketh to mankind in allegories, for Allah is Knower of all things.

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ
الْاٰصَالِ ۙ (36)

(وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے
کہ بلند کیے جائیں اور وہاں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے (اور)
ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہیں (36)

36. (This lamp is found) in houses which Allah hath allowed to be exalted and that His name shall be remembered therein. Therein do offer praise to Him at morn and evening.

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ

(یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے
سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔ وہ اس

37. Men whom neither merchandise nor sale beguileth from remembrance of Allah and constancy in prayer and

الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ
الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) اُلٹ جائینگے
اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائینگی) ڈرتے ہیں ﴿۳۷﴾
تاکہ خدا اُن کو اُن کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے۔ اور
اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور خدا جسکو چاہتا
ہے بے شمار رزق دیتا ہے ﴿۳۸﴾

paying to the poor their due; who fear a day when hearts and eyeballs will be overturned.

38. That Allah may reward them with the best of what they did, and increase reward for them of His bounty. Allah giveth blessings without stint to whom He will.

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ
يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ
لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ
حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ
ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ
يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ
لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع

اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے اعمال (کی مثال ایسی ہے)
جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے یہاں تک
کہ جب اسکے پاس آئے تو اُسے کچھ بھی نہ پائے۔ اور خدا ہی کو اپنے
پاس دیکھے تو وہ اُسے اسکا حساب پورا پورا چکا دے اور خدا جلد حساب کرنیوالا ہے ﴿۳۹﴾
یا (انکے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے
جس پر لہر چڑھی چلی آتی ہو (اور) اُس کے اُوپر اور لہر (آرہی ہو) اور
اُسکے اُوپر بادل ہو غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں۔ ایک
پر ایک (چھایا ہوا) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھ سکے اور جسکو
خدا روشنی نہ دے اُسکو (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی) ﴿۴۰﴾

39. As for those who disbelieve, their deeds are as a mirage in a desert. The thirsty one supposeth it to be water till he cometh unto it and findeth it naught, and findeth, in the place thereof, Allah, Who payeth him his due; and Allah is swift at reckoning:

40. Or as darkness on a vast, abysmal sea. There covereth him a wave, above which is a wave, above which is a cloud. Layer upon layer of darkness. When he holdeth out his hand he scarce can see it. And he for whom Allah hath not appointed light, for him there is no light.

اسرار و معارف

اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ نور کا معنیٰ ایسی چیز ہے جو از خود ظاہر اور روشن ہو اور دوسری چیزوں کو ظاہر کرنے والی ہو تو اس کا معنیٰ یہ ہو گا کہ تمام جہانوں میں حقیقی ذات اللہ کی ہے جو ہر ہر شے سے ظاہر ہے اور دوسری چیزوں کو روشن اور ظاہر کرنے والی ہے تو یہ نور جو شے کے معنوں میں آئے گا اس کا اطلاق اللہ کی ذات پر نہ ہو گا بلکہ اس کی طرف سے عطا کی جانے والی روشنی پر ہو گا کہ اصل سارے نور اور روشنی کا مالک اللہ ہے پھر اس کے نور کی اور روشنی بخشنے کی مثال ایسی کہ جیسے کسی طاق میں ایک روشن چراغ اور وہ چراغ ایک قندیل میں ہو جو شفاف اور ستاروں جیسے چمکدار شیشے کی بنی ہو پھر اس چراغ میں بہت ہی قیمتی اور شفاف تیل ہو جو زیتون جیسے بابرکت درخت کا ہو کہ سب سے زیادہ روشن سب سے اچھی غذا اور سب سے اچھی مالش نیز بغیر دھویں کے جلنا یہ سب خصوصیات زیتون کے تیل میں ہیں اور اللہ نے اس میں برکت بھی رکھی

ہے۔ یہ ایک اضافی خصوصیت ہے۔ پھر وہ تیل ایسے درخت کا ہوگا جو عین درمیان میں ہو اور طلوع سے لے کر غروب تک اس کے اور سورج کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو یعنی ایسے اعلیٰ درخت سے نفیس ترین تیل لیا گیا جیسے وہ روشنی دینے کو یوں تیار ہو کر گویا آگ کے چھوئے بغیر جل اُٹھے گا اور جب آگ چھو جائے تو روشنیاں بکھیر دے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور

اس کی مثال آفتابِ نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ اطہر اور نورِ مبارک ہے کہ فطری طور پر ایسا صالح ایسا شفاف ایسا روشن کہ قبل بعثت بھی بے شمار کمالات کا اظہار ہوا جن سے انسانیت کو بھرپور فوائد بھی نصیب ہوئے اور ایسے عجیب وغریب واقعات بھی دُنیا میں ظاہر ہوئے جو آپ کی عظمت اور نبوت و رسالت کی خبر دیتے تھے جن کی تفصیل تفاسیر کے علاوہ کتبِ سیرت میں بھی دیکھی جاسکتی ہے اور مزاج کی مثال ایسی کہ حکم ملنے سے قبل تعمیل پر آمادگی موجود اور بعثت سے پہلے آپ کی ذاتِ گرامی سے فوائد کا ظہور رہا حول معاشرے اور انسانیت کے لیے اور جب بعثت ہوئی تو گویا اس چراغ کو جو ایک خوبصورت قندیل ایک بلند طاق میں تھی اور جس کا روغن نہایت اعلیٰ تھا شمع بنا دیا گیا جس نے چار دانگ عالم کو بلکہ اللہ کی ساری کائنات کو روشن کر دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مومن کا نور

اور یہی مثال مومن کے نور کی ہے کہ اس کے مزاج میں اللہ کی عطا کردہ فطری روشنی ہوتی ہے۔ جل اُٹھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے جب اسے نورِ ایمان نصیب ہوتا ہے تو گویا اس چراغ کو کسی نے شعلہ دکھا دیا اور پھر وہ نہ صرف خود بلکہ انسانیت کے لیے روشنی بن کر انسانی فلاح اور ہدایت کا سبب بنتا ہے ظلم کی تاریکیاں مٹاتا اور نورِ ایمان کی روشنیاں عدل وانصاف کی روشنیاں بانٹتا ہے اور جب ایسے خوش نصیب صحبتِ شیخ پاتے ہیں تو گویا سینہ بھڑک اُٹھتا ہے۔ دل سورج کی مثال بن جاتا ہے اور یوں ایک جہاں کے لیے روشنی کا مینار بن جاتے ہیں۔ یہی اسلامی تصوف ہے

شیخ کی صحبت

کہ نورِ نبوت سے مسلمانوں کے سینوں میں دھرے چراغوں کو روشن کر کے انسانیت کے راستوں پہ سجا دیا جائے اور صوفی خود اتباعِ شریعت کا بہترین نمونہ ہو اور نفاذِ شریعت کے لیے بہترین کارکردگی دکھائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے

اس دولت سے سرفراز فرماتا ہے ورنہ لوگ محرومی کی موت مر جاتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ قرآن کریم نے جگہ جگہ یہ بتادیا ہے کہ اللہ ہر اس بندے کو راستہ دکھا دیتا ہے جس میں راستہ

نورِ فطرت کو بُرے اعمال ضائع کر دیتے ہیں

دیکھنے کی طلب ہو کیونکہ فطری طور پہ ہر انسان میں ہدایت کی طلب اور نورِ فطرت رکھا جاتا ہے جیسے ارشادِ نبوی ہے کہ ہر بچہ فطرت پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں یعنی انسانی کردار والدین کی بُرائی اور معاشرے کے بُرے حالات اس کا طاق گرا دیتے ہیں قندیل توڑ دیتے ہیں۔ چراغ کے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور تیل ضائع ہو جاتا ہے یعنی فطری استعداد کھو جاتی ہے۔ یہ برائی کا وہ اثر ہے جو آنے والی نسلوں پہ مرتب ہوتا ہے لہٰذا جن سے یہ فطری نور ہی بجھ چکا ہو انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوتی اور اللہ تو محض اپنے بندوں کو سمجھانے کے لیے مثال بیان فرماتے ہیں کہ بات ان کے فہم میں آسکے ورنہ اللہ تو ہر شے کا کامل علم رکھتا ہے۔

اور ایسے روشن سینے اور چراغوں کی مانند قلوب رکھنے والے لوگ کہاں پائے جاتے

اہلِ اللہ کے ٹھکانے مساجد و خانقاہیں

ہیں ایسے گھروں میں جن کو بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے یعنی جن کی تعمیر کا حکم بھی ہے اور جن کی عظمت و احترام کا بھی کہ اگر ذاتی شہرت کے لیے نہ ہو تو شاندار مسجد کی تعمیر اور مساجد کی تزئین خوبصورتی صحابہؓ اور تابعین سے حضرت عثمانؓ سے اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ثابت ہے نیز مساجد کے آداب کہ ان کی عظمت برقرار رہے بھی ارشاداتِ نبوی سے واضح ہیں کہ انہیں پاک صاف رکھا جائے۔ کوئی ناپاک وجود لے کر اندر داخل نہ ہو۔ کوئی ناگوار بو اندر استعمال نہ کی جائے حتیٰ کہ بدبودار تیل نہ جلایا جائے۔ لہسن پیاز وغیرہ کی بُو منہ سے نہ آئے۔ ایسے ہی سگریٹ اور حقّہ کی ناگوار بو لے کر مسجد میں داخل نہ ہو یا کسی سے بیماری وغیرہ کے باعث بو آتی ہو تو مسجد نہ جائے اور مساجد میں شور و غل نہ کیا جائے۔ دنیا کی باتیں نہ کی جائیں کہ بنائی بھی خوبصورت جائیں اور احترام میں بھی کسر نہ اٹھا رکھی جائے نیز وہاں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جائے جس میں تمام طرح کا ذکر شامل ہے۔ عملی بھی لسانی بھی اور خفی اور قلبی بھی نیز جو حجرے ذکر اللہ کے لیے خاص

ذکر اللہ کے تجربے

تعمیر ہوں گے ان کے احکام بھی یہی ہوں گے اور اسی ادب و احترام کے مستحق ہوں گے نیز ایک حد تک مدارس اور تعلیمِ دین کے لیے کام کرنے والے ادارے بھی احترام کا حق رکھتے ہیں۔ اگرچہ مسجد یا محفلِ ذکر کے درجہ پہ نہ ہو مگر دینی ادارے ایک خاص عظمت کے امین ہیں۔ ان گھروں یعنی مساجد میں صبح شام یعنی ہر آن اللہ کا ذکر ہونا چاہیے اور اللہ کی تسبیح و تحمید ہوتی رہے۔ یہ ذاکرین ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ کی یاد اس کے ذکر، اس کی عبادت، اطاعت اور اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دنیا کا کوئی مفاد یا ذاتی کوئی غرض روک نہیں سکتی اور ہر آن اللہ کا ذکر کرنے کے باوجود اس کی بے نیازی سے ڈرتے ہیں اور یومِ حساب کی سختی کو یاد رکھتے ہیں جس روز بڑوں بڑوں کے پتّے پانی ہو جائیں گے۔ دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی مگر وہ اُمید رکھتے ہیں اور عملاً کوشاں رہتے ہیں کہ اس روز انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدل عطا ہو اور اللہ اپنے کرم سے اس پر زیادتی اور بڑھوتی کر دے کہ اللہ کی شان تو یہ ہے کہ جسے چاہے اتنا عطا کر دے کہ وہ کسی حساب و کتاب کی قید میں نہ آسکتا ہو اور جن لوگوں نے وہ نورِ فطرت کھو دیا بُرائی بدکاری اور حرام غذا نے دل سیاہ کر دیے حتیٰ کہ نورِ نبوت سے بھی روشنی نہ پا سکے اور اندھیروں میں گم رہ کر کافر ہوئے۔

کفار کی دو اقسام

ان کی ایک قسم تو وہ ہے جو اللہ کی ذات کا اقرار کرتی ہے آخرت کو اور حساب کتاب کو مانتی ہے مگر مانتی بھی اپنے انداز سے ہے جیسے موجودہ یہودی اور نصرانی اور اعمال بھی اپنی ایجاد کردہ صورت سے کرتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ یومِ حشر انہیں بہت انعام ملے گا۔ اس کی مثال اُس آدمی جیسی ہے جو صحرا میں سفر کر رہا ہو اور دور بہت دور چمکتی ہوئی ریت کو ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا سمجھ کر اس کی طرف بڑھتا رہے مگر جب وہاں پہنچے تو کچھ ہاتھ نہ آئے۔ نہ صرف یہ کہ جن اعمال کو نیکی سمجھ رہا وہ نیکی نہ تھے اور ضائع ہوئے بلکہ تب اسے اللہ کریم کو حساب بھی دینا پڑے اور کفر اور بُرے اعمال کی سزا اس پر مسلط کر دی جائے کہ اللہ بہت جلد حساب چکا دیتا ہے یا پھر کفر کی دوسری قسم میں وہ لوگ جو سرے سے آخرت حساب کتاب اور ذاتِ باری کا انکار کیے بیٹھے ہیں۔ ان کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی سمندر کی گہرائیوں میں روشنی سے دُور اندھیروں میں غرق ہو پھر اس پر مزید لہریں اٹھ اٹھ کر تاریکی کو گہرا کر دیں اور باہر نہ صرف رات

کی تاریکی ہو بلکہ بادل بھی امڈ امڈ کر آئیں کوئی ہلکا سا ستارہ بھی نظر نہ آتا ہو اور یوں اس تہہ در تہہ ظلمات کے پردے پڑے ہوں کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہ دیتا ہو تو اسے ہدایت کی کیا امید ہو سکتی ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرتے کرتے اس کی ذات کے انکار کی کھائیوں میں غرق ہو گیا جبکہ ہدایت کا نور تو اللہ ہی عطا فرماتے ہیں اور جسے اللہ سے روشنی، نور اور ہدایت نصیب نہ ہو اس کے لیے کہیں بھی روشنی کی کوئی کرن نہیں۔

41. Hast thou not seen that Allah, He it is Whom all who are in the heavens and the earth praise, and the birds in their flight? Of each He knoweth verily the worship and the praise; and Allah is Aware of what they do.

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں. اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی. اور سب اپنی نماز اور تسبیح (کے طریقے) سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے ﴿٤١﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾

42. And unto Allah belongeth the sovereignty of the heavens and the earth, and unto Allah is the journeying.

اور آسمان اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿٤٢﴾

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾

43. Hast thou not seen how Allah wafteth the clouds, then gathereth them, then maketh them layers, and thou seest the rain come forth from between them; He sendeth down from the heaven mountains wherein is hail, and smiteth therewith whom He will, and averteth it from whom He will. The flashing of His lightning all but snatcheth away the sight.

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر انکو آپس میں ملا دیتا ہے. پھر انکو تہ بتہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل میں سے مینہ نکل (کر برس) رہا ہے اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ ہیں اُن سے اولے نازل کرتا ہے تو جس پر چاہتا ہے اسکو برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا رکھتا ہے. اور بادل میں جو بجلی ہوتی ہے اسکی چمک آنکھوں کو (خیرہ کر کے بینائی کو) اُچکے لئے جاتی ہے ﴿٤٣﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَٰلِهِ ۦ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ ۦ مَن يَشَآءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَآءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ ۦ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَٰرِ ﴿٤٣﴾

44. Allah causeth the revolution of the day and the night. Lo! herein is indeed a lesson for those who see.

خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے. اہل بصارت کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے ﴿٤٤﴾

يُقَلِّبُ اللَّهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَٰرِ ﴿٤٤﴾

45. Allah hath created every animal of water. Of them is (a kind) that goeth upon its belly and (a kind) that goeth upon two legs and (a kind) that goeth upon four. Allah createth what He will. Lo! Allah is Able to do all things.

اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا. تو اُن میں سے بعضے ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں. خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿٤٥﴾

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ ۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ ۦ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰٓ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾

46. Verily We have sent down revelations and explained them. Allah guideth whom He will unto a straight path.

ہم ہی نے روشن آیتیں نازل کی ہیں. اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے ﴿٤٦﴾

لَّقَدْ أَنزَلْنَآ ءَايَٰتٍ مُّبَيِّنَٰتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾

47. And they say: We believe in Allah and the messenger, and we obey; then after that a

اور (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے

وَيَقُولُونَ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا

ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾
وَإِذَا دُعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَإِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوْٓا إِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾
أَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوْٓا أَمْ يَخَافُوْنَ
أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ
أُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور اُن کا حکم مان لیا۔ پھر اس کے بعد اُن میں سے ایک
فرقہ پھر جاتا ہے اور یہ لوگ صاحب ایمان ہی نہیں ہیں ﴿۴۷﴾
اور جب اُن کو خدا اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (رسول خدا)
اُن کا قضیہ چکا دیں تو اُن میں سے ایک فرقہ منہ پھیر لیتا ہے ﴿۴۸﴾
اور اگر (معاملہ) حق (ہو اور) اُن کو (پہنچتا) ہو تو اُن کی طرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں ﴿۴۹﴾
کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا (یہ) شک میں ہیں یا
اُن کو یہ خوف ہے کہ خدا اور اس کا رسول اُن کے حق میں
ظلم کریں گے؟ (نہیں) بلکہ یہ خود ظالم ہیں ﴿۵۰﴾

faction of them turn away. Such are not believers.

48. And when they appeal unto Allah and His messenger to judge between them, lo! a faction of them are averse;

49. But if right had been with them they would have come unto him willingly.

50. Is there in their hearts a disease, or have they doubts, or fear they lest Allah and His messenger should wrong them in judgement? Nay, but such are evil-doers.

اسرار ومعارف

عظمتِ الٰہی اور اس کی قدرتِ کاملہ کے دلائل کسقدر واضح اور آنکھوں کے سامنے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا اے مخاطب کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اور ہر وجود اس کی پاکی بیان کرتا ہے اور یہ فضا میں پر پھیلاتے ہوئے پرندوں کے غول مفسرین کرام کے مطابق ہر ایک کا ذکر دو طرح سے ہے۔ اول ہر انسان کے سمجھنے کے لیے

ہر شے اللہ کا ذکر کرتی ہے

کہ ارض و سما میں اللہ نے جو چیز پیدا فرما کر جس کام پر لگا دی وہ سرِمُو اس سے انحراف نہیں کرتی اور [illegible] پوری طرح وہ فریضہ انجام دے رہی ہے جو تخلیقی طور پر اللہ نے اس کے ذمے لگا دیا ہے یا جس کام کے لیے اللہ نے اسے پیدا فرمایا وہ پورا کر رہی ہے اور کبھی سستی اور کوتاہی نہیں کرتے پاتی اور دوسرے یہ کہ ہر شے اپنی زبان سے بھی اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ ہاں ہر ایک کی اپنی زبان ہے اور الگ طریقِ ذکر کہ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر شے اپنے طریقِ عبادت اور اپنے طریقِ ذکر سے واقف ہے اور قرآن و سنت سے ہر شے میں ایک درجہ کا شعور ہونا ایک طرزِ گفتگو کا پایا جانا ثابت ہے نیز ہر ایک کے ہر کام سے اللہ واقف ہے اور آسمانوں اور زمینوں کی سلطنت و حکومت اللہ جل شانہ ہی کو زیبا ہے کہ ہر شے نے بالآخر اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانا ہے۔ اس کی قدرتِ کاملہ کو دیکھو کہ کیسے بادلوں کو لاتا ہے اور انہیں

ایک جگہ جہاں چاہتا ہے جمع فرما دیتا ہے اور وہ ایک دوسرے پر تہہ در تہہ جمتے اور بڑھتے چلے جاتے ہیں پھر ان میں سے بارش برسنے لگتی ہے انسانی علم کے مطابق اگرچہ بادلوں کے بننے چلنے اور برسنے کے کچھ خاص اسباب ہوتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ وہ اسباب کون پیدا کرتا ہے۔ سورج کی روشنی و گرمی اور ہواؤں کی روانی کس کی عطا اور قدرت کا مظہر ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کئی بار مطلع بالکل صاف اور دھوپ روشن ہوتی ہے کہ لمحوں میں بادل چھا جاتے ہیں اور ٹوٹ کر برستے ہیں۔ یہ ایک دم سے سب اسباب کیسے جمع ہو گئے۔ کس نے کر دیے یا کبھی کئی دن بادل چھاتے رہتے ہیں مگر ایک قطرہ نہیں ٹپکتا۔ یہ کس کی قدرتِ کاملہ ہے۔ ایسے ہی پہاڑ جیسے بادلوں سے اولے برساتا ہے اور جس کی کھیتی یا مال کو چاہتا ہے وہ تباہ کر دیتے ہیں نیز جسے چاہتا ہے بچا دیتا ہے ساتھ کا کھیت اُجڑ جاتا ہے جبکہ دوسرا محفوظ رہتا ہے اور بادلوں کے اس غبار میں بجلی کے کوندے یوں لپکتے ہیں جیسے انسانی نگاہ کو اچک لیں گے۔ پھر رات کو دن اور دن کو رات سے بدلتا ہے یعنی سارے نظامِ حیات کو ایک روش پہ قائم رکھتا ہے۔ جن لوگوں میں بصیرت ہے ان کے لیے تو اس میں بہت دلائل ہیں۔

یہ سب اس کی قدرتِ کاملہ کے کرشمے ہیں نیز ہر جاندار کو اسی نے پیدا فرمایا ہے اور سب کے اجسام کو مادے کی شکل سے بناتا ہے۔ ذراتِ خاکی کو جمع فرما کر مادے میں ڈھال دیتا ہے اور اس پانی جیسی شے سے وجود پیدا فرماتا ہے اور کچھ ہیں کہ پیٹ پر اور رینگ کر چلتے ہیں جبکہ کچھ جانور دو پاؤں پہ یا کچھ چار پاؤں پر۔ ایسے ہی زیادہ پر بھی کہ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف چلنے کے لیے توفیق ارزاں فرما دیتا ہے فرق یہ ہے کہ انسان کے لیے اس کا انتخاب رکھا ہے۔ اگر کوئی اپنے لیے ہدایت اور نیکی کا راستہ چاہے تو اسے اس کے لیے ایسا ہی آسان کر دیتا ہے جیسے فطری زندگی کے امور اور پھر اسی بات کے لیے واضح دلائل بھی نازل فرمائے۔ انبیاء مبعوث فرما کر اپنی کتب نازل فرمائیں لیکن اگر کوئی طلب ہی سے خالی اور محروم ہو جائے تو پھر اُسے کچھ حاصل نہیں ہوتا جیسے کچھ لوگ جن کے دل طلب سے خالی اور محروم ہوتے ہیں وہ حالات سے سمجھوتہ کر کے یا دنیا کے فائدے کی خاطر یا کبھی دیکھا دیکھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان

طلب سے خالی دلوں کا حال

رکھتے ہیں اور اس کی اطاعت کریں گے مگر جب اطاعت کا موقع آتا ہے تو ان سب وعدوں کے باوجود ان میں سے ایک گروہ اطاعت سے پھر جاتا ہے ۔ غریب کو تو نہ چاہتے ہوئے بھی انکار کی جرأت نہیں ہوتی مگر بااثر اور امیر لوگ الگ ہو جاتے ہیں جیسے آجکل کے کچھ دانشور اور برائے نام سیانے فرماتے ہیں ہم خود مسلمان ہیں مگر کیا کریں اسلام دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے یعنی اب قابلِ عمل نہیں۔ فرمایا ایسے لوگ ہرگز ایمان دار نہیں اگر ان کا کسی سے جھگڑا ہو اور کہا جائے کہ آؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق فیصلہ کر لو تو ادھر نہیں آتے لیکن اگر ان کا حق بنتا ہو اور دوسرے فریق کے قبضے میں ہو تو پھر دوڑے آتے ہیں یعنی ان کی مسلمانی محض دنیا حاصل کرنے کے لیے ہے تو اب دیکھ لے اے مخاطب کہ ان کے دل کے مرض کا کیا حال ہے اور کتنی شدّت ہے کہ کبھی تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی میں شک ہو جاتا ہے اور کبھی یہ وہم کہ معاذاللہ اللہ ورسول کا قانون ان سے زیادتی کا مرتکب ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ خود ظالم اور غلط کار ہیں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾
وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ
وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾
وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ
لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ ۚ
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ
عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ
تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا

مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اسکے رسول کی طرف
بلائے جائیں تاکہ وہ اُن میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے حکم سُن لیا
اور مان لیا۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ﴿٥١﴾
اور جو شخص خدا اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا اور اُس سے ڈریگا
تو ایسے ہی لوگ مُراد کو پہنچنے والے ہیں ﴿٥٢﴾
اور (یہ) خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تم اُنکو حکم دو تو
(سب گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دو کہ قسمیں مت کھاؤ
پسندیدہ فرمانبرداری (درکار ہے) بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ﴿٥٣﴾
کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور رسولِ (خدا) کے حکم پر چلو اگر
مُنہ موڑو گے تو رسول پر (اس چیز کا) ادا کرنا ہے جو اُنکے ذمے ہے
اور تم پر (اس چیز کا) ادا کرنا ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم اُنکے
فرمان پر چلو گے تو سیدھا رستہ پا لو گے اور رسول کے ذمے
تو صاف صاف (احکامِ خدا کا) پہنچا دینا ہے ﴿٥٤﴾
جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے۔

51. The saying of (all true) believers when they appeal unto Allah and His messenger to judge between them is only that they say: We hear and we obey. And such are the successful.

52. He who obeyeth Allah and His messenger, and feareth Allah, and keepeth duty (unto Him): such indeed are the victorious.

53. They swear by Allah solemnly that, if thou order them, they will go forth. Say: Swear not; known obedience (is better). Lo! Allah is Informed of what ye do.

54. Say: Obey Allah and obey the messenger. But if ye turn away, then (it is) for him (to do) only that wherewith he hath been charged, and for you (to do) only that wherewith ye have been charged. If ye obey him, ye will go aright. But the messenger hath no other charge than to convey (the message), plainly.

55. Allah hath promised

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع

اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ اُن کو ملک کا حاکم بنادیگا جیسا اُن
سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور اُنکے دین کو جسے اُس نے
اُنکے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کریگا اور خوف کے بعد اُن کو امن
بخشے گا۔ وہ میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک
نہ بنائیں گے۔ اور جو اسکے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ
بدکردار ہیں ﴿۵۵﴾
اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر (خدا)
کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے ﴿۵۶﴾
اور ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر لوگ (غالب ہو کر) زمین میں (ہمیں) مغلوب کر دینگے (وہ
جا ہی کہاں سکتے ہیں) انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ﴿۵۷﴾

such of you as believe and do good works that He w ll surely make them to succeed (the present rulers) in the earth even as He caused those who were before them to succeed (others); and that He w ll surely establish for them their religion which He hath approved for them, and w ll give them in exchange safety after their fear. They serye Me. They ascribe nothing as partner unto Me. Those who disbelieve henceforth, they are the miscreants.

56. Establish worship and pay the poor-due and obey the messenger, that haply ye may find mercy.

57. Thihk not that the disbelievers can escape in the land. Fire w ll be their home—a hapless journey's end!

اسرار و معارف

نفاذِ اسلام اہلِ ایمان کا کام ہے

اہلِ ایمان کی شان تو یہ ہے کہ جب انہیں اللہ و رسول کے مطابق فیصلہ قبول کرنے کو کہا جائے تو پکار اُٹھتے ہیں کہ ہمیں منظور ہے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں یعنی نفاذِ اسلام یا اسلامی قانون کی راہ میں صرف لوگوں کی منافقت حائل ہوتی ہے اور اہلِ ایمان فوراً عملی زندگی میں اسلامی قانون اپناتے ہیں اور اسلامی قانون اپنانے اور اختیار کرنے والے ہی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں کہ یہ اصولی بات ہے کہ جس نے

نجاتِ ابدی کی چار شرائط

اللہ کی اطاعت کی یعنی فرائض ادا کیے وَرَسُوْلَهٗ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کیا۔

وَيَخْشَ اللّٰهَ اور گذشتہ اعمال اور زندگی کے لیے توبہ کی اللہ سے ڈرا وَيَتَّقْهِ اللہ اور آئندہ کے لیے تقویٰ یعنی دل کی گہرائیوں سے اللہ کی اطاعت اختیار کرلی تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہوں گے اور مراد کو پہنچیں گے۔ نام نہاد مسلمان اور منافق بھی یوں تو بڑی بڑی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے تو سب کچھ قربان کردے اور ہر شے کو چھوڑ چھاڑ کر تعمیلِ ارشاد کے لیے نکل کھڑے ہوں انہیں کہیے قسمیں مت کھاؤ کہ زے

دعوے کی ضرورت نہیں۔ اپنے عمل سے اطاعت گذاری ثابت کرو کیونکہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ ان سے فرما دیجئے کہ باتیں نہ بناؤ بلکہ عملی زندگی میں عقائد و نظریات میں اعمال و کردار میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اگر نہ کریں گے تو اپنے کردار کا بوجھ خود اٹھائیں گے کہ اللہ کے بندوں کی ذمہ داری تو اتنی ہے کہ بات پہنچا دی عمل نہ کرنے کی ذمہ داری ان کی اپنی ہے۔ ہاں یہ فرما دیجئے کہ اگر اطاعت اختیار کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے کہ نافرمانی میں ہدایت نصیب نہیں ہوتی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری اللہ کا پیغام پہنچانے کی ہے جو انہوں نے پوری فرما دی منوانے کی نہیں۔ یہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ہے اور اللہ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ جو صحیح عقیدہ اور درست ایمان والے ہوں گے اور عملاً نیک کام کرنے والے ہوں گے ان کو دنیا میں اقتدار دے گا اور زمین پر قبضہ و قدرت دے گا جیسے اس نے پہلی قوموں میں نیک اور باعمل مسلمانوں کو دیا تھا اور ان کے دین کو جو خود اللہ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے غالب کر دے گا ایسا غالب کہ وہ کسی سے خوف محسوس نہ کریں گے نہ کبھی انہیں کسی کا ڈر رہے گا۔ صرف اللہ کی عبادت اور اطاعت کریں گے اور ان کے اور ان کے کسی قول و فعل سے کسی دوسرے کا ہمسر ہونے کا شبہ تک نہ ہو گا۔ ان انعامات کے باوجود بھی اگر کچھ لوگ ناشکر گزاری کے مرتکب ہوں گے تو وہ نافرمان اور اطاعت و ایمان سے نکل جانے والے ہوں گے۔ سورۃ نور کی اس

آیۂ استخلاف

آیہ مبارکہ کو آیہ استخلاف کہا جاتا ہے جس کا ظہور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا کہ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور کفار و مشرکین کا غرور ٹوٹا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مکہ فتح ہوا، خیبر فتح ہوا بلکہ سارا جزیرۃ العرب اور یمن فتح ہو گیا اور دنیا کے عظیم حکمرانوں نے خدمتِ اقدس میں تحفے بھیج کر اسلامی حکومت کی عظمت کو ماننے کا اظہار کیا۔ پھر ابوبکر صدیقؓ کے عہد مبارک میں جھوٹے مدعیانِ نبوت اور منکرینِ زکوٰۃ کو کچلا گیا اور یہ فتنے ختم ہوئے اور مصر کو اسلامی افواج روانہ ہوئیں۔ بصرہ اور دمشق تک علاقے فتح ہوئے پھر عہد فاروقی میں تو دنیا کے دوسرے سرے تک نورِ اسلام کی روشنی پھیلی اور نظامِ اسلام کی روح پرور ہوا چلی کہ چشمِ فلک بھی حیران رہ گئی۔ انبیاءؑ کے بعد ایسی پُرامن باوقار انصاف پر مبنی اور جرأت مند ریاست اس نے بھی اور نہ دیکھی تھی۔ فارس و ایران اور بلادِ سلطنت قیصری بھی اسلامی ریاست میں شامل ہوئے اور عہد عثمانی و علوی تک یہی شوکت قائم رہی بلکہ خلافتِ عثمانیہ میں تو مشرق سے

مغرب تک سلطنت وحکومت صرف اسلام اور مسلمانوں کی تھی جس کے مقابل کسی سلطنت وحکومت کو حکومت کہنا بھی زیب نہیں دیتا۔ چنانچہ اس آیہ مبارکہ کا پہلا مظہر خلافتِ راشدہ ہے اور خلفائے راشدین ہی قرآن کریم کے مثالی مسلمان بھی ہیں اور مثالی حکمران بھی بلکہ مفسرین کرام کے مطابق اس عظمت کے باوجود ناشکری کا مرتکب وہ سازشی گروہ ہے جو حضرت عثمانؓ کی ظالمانہ شہادت کا سبب بنا اور اسلامی عظمت کو تباہ کرنے کی سازش کرکے کفر اختیار کیا۔ تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ اسی گروہ نے حضرت علیؓ حضرت حسنؓ کو شہید کیا اور میدانِ کربلا میں خانوادہ نبوی کو قتل کرکے اور حضرت حسینؓ کا سر مبارک کاٹ کر اسلاف کے خلاف شیعیت کی بنیاد استوار کی جس نے ہر اسلامی عقیدے اور ہر اسلامی عمل کا سر کاٹنے کی ناپاک کوشش کی ہے اور تاحال عقیدہ توحید سے لے کر حشر نشر تک ہر عقیدے اور ہر عمل میں اسلام کی مخالفت پہ پورا زور صرف کر رہا ہے۔ آیہ استخلاف پہ حضرت استاذ المکرم بحر العلوم علامہ اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جو اسی نام سے ہے "تفسیر آیہ استخلاف" ضرور دیکھی جائے

اور لوگو اللہ کی عبادت کو قائم کرو یعنی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرو اور اسلامی معاشی نظام اختیار کرو۔ یہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید اسی بات کو چاہتی ہے تاکہ اللہ کریم تم پر رحم فرمائے اور دنیاوی رکاوٹیں دور فرما کر تمہیں دنیا میں عزت دے اور باطنی خرابیوں سے بچا کر عاقبت میں سرفراز فرمائے اور کفار کبھی بھی یہ نہ سوچیں کہ زمین پر ہمیشہ ان کا قبضہ رہے گا اور وہ اسلام پر ظالمانہ تسلط قائم رکھ سکیں گے ہرگز نہیں وہ تو خود جہنم کے راہی اور بہت بڑی تباہی سے دوچار ہونے والے اور نہایت دردناک جگہ پہنچنے والے ہیں اور غلبۂ اسلام کا وعدہ اللہ کا ہے جسے وہ ہرا نہیں سکتے۔ ہاں یہ وعدہ مسلمانوں سے ہے جو عقیدۃً بھی اور عملاً بھی مسلمان ہوں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ

مومنو تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ (یعنی تین اوقات میں) تم سے اجازت لیا کریں۔ (ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے گرمی کی) دوپہر کو جب تم کپڑے اُتار دیتے ہو اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد (یہ) تین (اوقات) تمہارے پردے (کے) ہیں ان کے (آگے) پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر کہ کام کاج کیلئے ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو۔ اسطرح خدا اپنی آیتیں کھول کھول کر

58. O ye who believe! Let your slaves, and those of you who have not come to puberty, ask leave of you at three times (before they come into your presence): Before the prayer of dawn, and when ye lay aside your raiment for the heat of noon, and after the prayer of night. Three times of privacy for you. It is no sin for them or for you at other times, when some of you go round attendant upon others (if they come into your presence without leave). Thus Allah maketh clear the

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

بیان فرماتا ہے۔ اور خدا بڑا علم والا (اور) بڑا حکمت والا ہے ﴿۵۸﴾

revelations for you. Allah is Knower, Wise.

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت
لینی چاہیے جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے
رہے ہیں۔ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے
اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے ﴿۵۹﴾

59. And when the children among you come to puberty then let them ask leave even as those before them used to ask it. Thus Allah maketh clear His revelations for you. Allah is Knower, Wise.

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ
نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ
يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی اور
وہ کپڑے اتار کر سر ننگا کر لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں
بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں نہ ظاہر کریں۔ اور اگر اس سے
بھی بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور خدا سنتا جانتا ہے ﴿۶۰﴾

60. As for women past child-bearing, who have no hope of marriage, it is no sin for them if they discard their (outer) clothing in such a way as not to show adornment. But to refrain is better for them. Allah is Hearer, Knower.

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ
حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي
اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ
صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ
بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۱۴

نہ تو اندھے پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر اور نہ بیمار پر اور
نہ خود تم پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے
باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے
یا بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے
گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے
یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے
گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر
سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں یا اپنے دوستوں
کے گھروں سے (اور اس کا بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ
سب مل کر کھانا کھاؤ یا جدا جدا۔ اور جب گھروں میں
جایا کرو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کیا کرو (یہ) خدا
کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔ اس طرح
خدا اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿۶۱﴾

61. No blame is there upon the blind nor any blame upon the lame nor any blame upon the sick nor on yourselves if ye eat from your houses, or the houses of your fathers, or the houses of your mothers, or the houses of your brothers, or the houses of your sisters, or the houses of your fathers' brothers, or the houses of your fathers' sisters, or the houses of your mothers' brothers, or the houses of your mothers' sisters, or (from that) whereof ye hold the keys, or (from the house) of a friend. No sin shall it be for you whether ye eat together or apart. But when ye enter houses, salute one another with a greeting from Allah, blessed and sweet. Thus Allah maketh clear His revelations for you; that haply ye may understand.

اسرار و معارف

اور اسلامی معاشرہ تو ایک پاکیزہ معاشرہ ہے جسے باطل قوتیں دبا نہیں سکتیں مگر اس کی پاکیزگی اور اس کی قوت کو قائم رکھنا مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ جیسے پہلے گھر آنے کے لیے آداب اور اجازت لینے کی تعلیم دی گئی تو یہاں

گھر کے اندر رہنے والوں کے لیے ارشاد ہوتا ہے تمہارے لونڈی غلام نوکر چاکر اور چھوٹے بچے بھی اگر گھر کے کسی فرد کے کمرے میں جانا چاہیں تو تین اوقات ضرور اجازت لے کر جائیں۔ صلوٰۃ فجر سے پہلے یا جب تم لوگ دوپہر کو آرام کرتے ہو اور زائد لباس وغیرہ اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد کہ یہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں آدمی بے تکلفی سے آرام کر رہا ہوتا ہے اور اپنے کمرے کے اندر پردے وغیرہ کا خیال نہیں رکھتا جیسے میاں بیوی ہوں اور بے تکلفی ہو رہی ہو یا کوئی اکیلے میں بھی مختصر لباس میں آرام کر رہا ہو تو ان اوقات کے بارے بچوں کو بھی سکھایا جائے کہ وہ بلا اجازت ہر کمرے میں نہ گھسا کریں کہ ویسے تو عادتاً گھر کے تمام افراد ایک دوسرے سے ہر وقت ملتے اور ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے یا کمروں میں آتے جاتے رہتے ہیں تو خاص آرام کے اوقات میں مخل نہ ہونا کوئی مشکل کام نہیں اور نہ علاوہ ان اوقات کے آنے جانے میں کوئی حرج ہے۔ یہ احکام اللہ کریم تمہارے فائدے اور تعمیر اخلاق کے لیے ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہر بات سے واقف اور حکیم و دانا ہے اور جب بچے بالغ ہو جائیں تو اجازت حاصل کرنے کے احکام پہلے موجود ہیں جیسے ان سے پہلے جوان اور بالغ اجازت حاصل کرتے ہیں ویسا ہی وہ بھی کریں کہ اسلامی معاشرہ خوبصورت پاکیزہ آرام دہ ہو یہی اس کی قوت کا باعث ہے اور اللہ کریم تمہاری ہی بہتری اور سربلندی کے لیے ان باتوں کو بڑی وضاحت سے اور ہر پہلو سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ ہر حال اور ہر ضرورت سے باخبر اور حکیم و دانا ہے کہ ہر ضرورت کا خوبصورت حل ارشاد فرماتے ہیں اور ایسے ہی وہ خواتین جو عمر رسیدہ ہوں یعنی نکاح کی عمر سے گزر چکی ہوں اور انہیں اب جنس سے رغبت نہ رہی ہو تو وہ اگر زائد لباس جو پردے وغیرہ کے لیے ہوتا ہے نہ بھی پہنیں تو حرج نہیں مگر زینت کے لیے زیور وغیرہ پہن کر یا بناؤ سنگھار کر کے لوگوں کے سامنے آنے کی انہیں بھی اجازت نہیں۔ ہاں عمر کے لحاظ سے بے تکلفی سے رہیں تو خیر ہے اور اگر اس سے بھی بچ سکیں اور باپردہ ہی رہیں تو وہ بہت ہی بہتر ہے اور اسی میں ان کی پوری بھلائی ہے کہ اللہ تو ہر ایک کی سنتا ہے اور ہر شے سے واقف ہے۔

اور اگر تم سب مل جل کر کسی اپنے عزیز یا رشتہ دار کے گھر یا اپنے گھر دوسرے کو کھانا کھلا دو یا ان افراد کو جو کسی بیماری یا کمزوری کا شکار ہیں اپنے ساتھ کھانے میں شامل کر لو تو یہ کوئی حرج کی بات نہیں جیسے غیر اسلامی معاشرہ میں ایسے لوگ نفرت کا شکار ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔ صد افسوس کہ کس

معذورین کی دل جوئی اور آپس میں مل کر کھانا

دور کی غیر اسلامی برائی یعنی معذورین سے نفرت آج کے مسلمانوں نے اپنالی اور وہ خوبی جو اللہ نے مسلمانوں کو تعلیم فرمائی تھی کہ معذورین کا خیال رکھا جائے حتیٰ کہ انہیں ساتھ کھانے میں کبھی کبھی شریک کرلیا جائے۔ یہ غیر اسلامی معاشرہ نے اختیار کرلی ورنہ نزول قرآن کے وقت تو غریب یا معذور سے کلام کرنا خلافِ شان تصور ہوتا تھا۔ جب ارشاد ہوا اس میں کوئی حرج نہیں کہ اندھے، لنگڑے، تکلیف میں مبتلا یا کسی بیمار کو یا خود بھی ساتھ اپنے ہی گھروں میں سے کسی بھی گھر میں کھلاؤ پلاؤ اس کی حاجت پوری ہو اور دلجوئی بھی ہو جیسے تم والدین کے گھر یا اپنے بھائی کے گھر کسی بہن کے گھر یا چچا یا پھوپھی کے گھر یا ایسے ہی خالہ کے گھر یا کسی ایسے بے تکلف دوست کے گھر جس کی چابی تک تمھیں دے سکتے ہوں اگر ان گھروں میں دعوت کرو یا اکیلے جانا ہو تو کھانا ہی تو کوئی مضائقہ نہیں اور معذورین کو بلا کر کھلانا چاہیے اور جب بھی گھر میں داخل ہوا کرو تو نیکی اور سلامتی کی دعا یعنی سلام ضرور کیا کرو کہ اللہ کے نزدیک بہت بابرکت بھی ہے اور بہت صاف ستھری بات اور معاشرے کی پاکیزگی کا سبب بھی ہے۔ اللہ کریم تمہیں کس قدر عقل و شعور کی تعلیم دیتے ہیں کہ تمہاری حیات حکیمانہ اور دانشمندانہ ہو جائے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى
يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ
فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ
لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ
اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾
لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَاۗءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ
فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ
اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

مومن تو وہ ہیں جو خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب کبھی ایسے کام کے لئے جو جمع ہو کر کرنے کا ہو پیغمبر خدا کے پاس جمع ہوں تو اُن سے اجازت لئے بغیر چلے نہیں جاتے۔ اے پیغمبر جو لوگ تم سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں سو جب یہ لوگ تم سے کسی کام کیلئے اجازت مانگا کریں تو اُن میں سے جسے چاہا کرو اجازت دے دیا کرو اور اُنکے لئے خدا سے بخشش مانگا کرو کچھ شک نہیں کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿٦٢﴾ مومنو پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بیشک خدا کو وہ لوگ معلوم ہیں جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں تو جو لوگ اُن کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو ڈرنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ اُن پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو ﴿٦٣﴾

62. They only are the true believers who believe in Allah and His messenger and, when they are with him on some common errand, go not away until they have asked leave of him. Lo! those who ask leave of thee, those are they who believe in Allah and His messenger. So, if they ask thy leave for some affair of theirs, give leave to whom thou wilt of them, and ask for them forgiveness of Allah. Lo! Allah is Forgiving, Merciful.

63. Make not the calling of the messenger among you as your calling one of another. Allah knoweth those of you who steal away, hiding themselves. And let those who conspire to evade orders beware lest grief or painful punishment befall them.

أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ
قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ ۖ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ
إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
ع شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾
۱۵

دیکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے جس (طریق) پر تم ہو وہ اُسے جانتا ہے۔ اور جس روز لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو عمل وہ کرتے رہے وہ اُن کو بتا دے گا۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿۶۴﴾

64. Lo! verily unto Allah belongeth whatsoever is in the heavens and the earth. He knoweth your condition. And (He knoweth) the Day when they are returned unto Him so that He may inform them of what they did. Allah is the Knower of all things.

—o—

اسرار و معارف

یقیناً ایماندار وہی لوگ ہیں جو ہر اہم بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کے لیے جمع ہو جاتے ہیں اور کتنی بھی مجبوری ہو نہ غیر حاضر ہوتے ہیں اور نہ بغیر اجازت واپس جاتے ہیں۔ یہی منصب

امیر اور شیخ کا منصب

اسلامی امیر یا شیخ کا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور اسلام پر عمل یا اس کی ضرورت ہی کے لیے طلب کرتا ہے تو مومن کبھی ارادۃً کوتاہی نہیں کرتا اگر بہت زیادہ مجبوری ہو تو حاضر ہو کر اجازت طلب کرتے ہیں اور جو بلانے پر حاضر ہو جاتے ہیں تب اپنی مجبوری کا اظہار کر کے اجازت چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ایمان رکھنے والے ہیں۔ ہاں کسی بہت بڑی مجبوری کے باعث ہی تو اجازت کے طالب ہیں کہ حاضر ہی نہ ہونا ایمان اور مومن کی شان کے خلاف ہے پھر اپنی مجبوری کے اظہار کا اسے حق ہے مگر اجازت دینے یا نہ دینے کا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لہٰذا آپ چاہیں تو انہیں رخصت دیں یا نہ دیں کہ بہرحال آپ کے ارشاد کی تعمیل سب کاموں سے زیادہ اہم ہے لہٰذا آپ اگر کسی کو اجازت بھی عطا کر دیں تو اس کے لیے دعا بھی فرمائیں کہ سب سے ضروری تو آپ کی اطاعت اور آپ کے حکم کی بجاآوری تھی بھلا اس میں کوئی مجبوری آڑے ہی کیوں اور جس قدر بھی نقصان ہو برداشت ہی کیا جائے لیکن اگر کوئی برداشت نہ کر سکا اجازت کا طالب ہوا آپ نے اجازت فرما دی تو اب اس کے حق میں اللہ سے بخشش بھی طلب کیجیے کہ اللہ کریم بخشش دینے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو عام نہ سمجھا جائے جیسا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے رہتے

ہیں۔ پتہ چلا فلاں نے بلایا ہے ہو سکا تو چلے گئے ورنہ کہہ دیا کہ فارغ نہیں ہوں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر طلب فرمائیں تو جانا فرض ہوگا اور بغیر اجازت وہاں سے واپسی حرام ہوگی اور حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نہ پکارا جائے جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بے تکلفی سے پکارا جاتا ہے کہ اے فلاں ایسے ہی یا محمدؐ بلکہ ادب و احترام سے یا رسول اللہ، یا نبی اللہ جیسے القابات سے پکارا جائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طلب فرماتے ہیں تو کوئی کھسک لے اور اپنا غیر حاضر ہونا ظاہر بھی نہ ہونے دے یعنی اعلانیہ نافرمانی نہ کرے بلکہ چھپ کر کرے تو وہ اللہ سے تو نہیں چھپ سکتا جو منافقین کا انداز تھا تو اسے اللہ کی گرفت سے ڈرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی نافرمانی اور مخالفت کر کے کسی بڑی آزمائش کی لپیٹ میں نہ آجائے یا اللہ ایسے لوگوں پر اللہ کا عذاب نازل ہو تو بہت ہی دردناک عذاب، افسوس کہ آج کا مسلم معاشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نہ صرف کھلی خلاف ورزی کر رہا ہے بلکہ انہیں

مسلمان اور اطاعتِ رسولؐ سے غفلت کا نتیجہ

ناقابلِ عمل کہتا ہے اور تہذیبِ مغرب کے دلدادہ نام نہاد دانشور اسے بھی درس دیتے ہیں جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ سارے عالم میں جبکہ دو سو کروڑ یا دو ارب مسلمان بستے ہیں کسی بستی پر بھی اسلام بطور قانون نافذ نہیں اور سارے جہاں میں مسلمان یا فتنہ کی زد میں ہیں یا ان پر اللہ کا عذاب وارد ہے کہ کفار کے ہاتھوں ذلیل بھی ہو رہے ہیں اور قتل بھی اور اس کا واحد علاج آج بھی یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں واپس آجائیں۔ اس لیے آسمان و زمین یا کائنات کا سب کچھ اللہ کے دستِ قدرت میں ہے اور اس نے سارے نظام کو اسی روش پر درست کر دیا ہے لہٰذا جب بھی نافرمانی کا ارتکاب ہوگا نزولِ فتنہ یا عذاب کا باعث بن جائیگا اور وہ تمہارے ہر حال سے خوب واقف بھی ہے ۔ تمہاری خواہشات و آرزوؤں کو جانتا ہے یہ مصیبت تو دنیا میں ہے جب تم لوگ میدانِ حشر میں یا موت کے بعد اس کی بارگاہ میں جاؤ گے تب تمہارے اعمال پر بات ہوگی اور تب حقیقی عذاب کا سامنا ہوگا۔ اعاذنا اللہ منھا اور اللہ سے کسی کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔

الحمدللہ سورۃ نور کی تفسیر تمام ہوئی۔ اللہ کریم ہماری خطاؤں سے درگذر فرما کر نیکی کی توفیق ارزاں فرمائے
اور باقی تفسیر پوری کرنے کی سعادت بخشے۔